5 حساب داری نسبت

مالیاتی گوشواروں کا مقصد کسی کاروباری ادارے کے بارے میں مالی اطلاعات فراہم کرانا ہوتا ہے جس سے فیصلہ لینے والوں کی معلوماتی ضروریات پوری ہوسکیں۔ مالیاتی گوشوارے کارپوریٹ حلقہ میں ایک کاروباری تنظیم کے ذریعے فیصلہ لینے والوں کے لیے شائع اور فراہم کرائے جاتے ہیں۔ یہ گوشوارے مالی اعداد وشمار مہیا کراتے ہیں جنھیں تجزیہ، تقابل اور تشریح کی ضرورت ہوتی ہے تاکہ مالی اطلاعات کا استعمال کرنے والے خارجی افراد کے ساتھ ساتھ داخلی لوگ بھی فیصلہ لے سکیں۔ اس سرگرمی کو مالیاتی گوشواروں کے تجزیہ کے نام سے موسوم کیا جاتا ہے۔ اسے حسابی عمل کا ایک مکمل اور اہم حصہ تصور کیا جاتا ہے۔ جیسا کہ سابقہ باب میں بتایا جاچکا ہے کہ مالیاتی گوشواروں کی سب سے زیادہ استعمال کی جانے والی تکنیک تقابلی گوشوارے، رجحان تجزیہ، حساب داری نسبت اور زرنقد رواں تجزیہ ہیں۔ پہلے تین کے بارے میں سابقہ باب میں تفصیل کے ساتھ بحث ہوچکی ہے۔ یہ باب مالی گوشواروں میں موجود اطلاعات کے تجزیے کے لیے حسابی نسبتوں کی تکنیک پر مشتمل ہے جو فرم کی مقدرت، کارگزاری اور نفع مندی کی تشخیص میں مددگار ہوتے ہیں۔

مقاصد آموزش

اس باب کا مطالعہ کرنے کے بعد آپ:

- حساب داری نسبت کے استعمال کا مفہوم، مقاصد اور تجزیہ کی قیود کی وضاحت کرسکیں گے۔
- عام طور پر استعمال کی جانے والی مختلف قسم کی نسبتوں کی شناخت کرسکیں گے۔
- فرم کی مقدرت، سیالیت، کارگزاری اور نفع مندی کے تجزیے کے لیے مختلف نسبتوں کا حساب لگاسکیں گے۔
- درون الفرم اور بین الفرم کے تقابل کے لیے حساب لگائے گئے مختلف نسبتوں کی تشریح کرسکیں گے۔

5.1 حساب داری نسبت کا مفہوم

جیسا کہ پہلے بیان کیا جاچکا ہے کہ حساب داری نسبت مالیاتی گوشواروں کے تجزیہ کا ایک اہم ذریعہ (آلہ) ہے۔ نسبت ایک ریاضیاتی عدد ہے جس کا دو یا دوسے

© NCERT Not to be Republished

زیادہ عددوں کی مناسبت سے حساب لگایا جاتا ہے اور اسے تناسب، کسر اور فی صد کے طور پر متعدد بار بیان کیا جاسکتا ہے۔ جب مالیاتی گوشواروں سے حاصل کیے گئے دو حساب داری عددوں سے منسوب کرتے ہوئے جب ایک عدد کا حساب لگایا جاتا ہے تو اسے حساب داری نسبت کے نام سے جانا جاتا ہے۔ مثال کے طور پر اگر کاروبار کا خام نفع 10,000 روپیے اور فروخت ایک لاکھ روپیے ہے تو کہا جاسکتا ہے کہ فروخت پر خام نفع 10 فی صد $\left(\frac{10,000}{1,00,000}\right)$ ہوا ہے۔ اس نسبت کو خام نفع نسبت کا نام دیا جاتا ہے۔ بالکل اسی طرح ذخیرہ کل فروخت نسبت 6 ہوسکتی ہے جس سے یہ نتیجہ نکلتا ہے کہ ذخیرہ ایک سال میں 6 مرتبہ فروخت میں تبدیل ہوا۔

یہاں اس بات کا بھی مشاہدہ کرنے کی ضرورت ہے کہ حساب داری نسبت سے کوئی تعلق ظاہر ہوتا ہے۔ اگر مالیاتی گوشواروں کے درمیان سے کوئی حسابی عدد نکالا جاتا ہے تو وہ لازماً ماخوذ اعداد ہوتے ہیں اور ان کی تاثیر بہت حد تک بنیادی اعداد پر منحصر ہوتی ہے جس سے ان کا حساب لگایا گیا تھا۔ لہٰذا اگر مالیاتی گوشوارے میں کچھ غلطیاں شامل ہوتی ہیں تو نسبت تجزیہ کے طور پر حاصل کیے گئے اعداد میں بھی غلطیاں موجود رہیں گی۔ اس کے علاوہ نسبت کا حساب ان اعداد کا استعمال کرتے ہوئے لگانا چاہیے جو بامعنی طور پر تعلق باہمی رکھتے ہوں۔ دو غیر متعلق اعداد کا استعمال کرتے ہوئے لگائے گئے حساب کی نسبت سے کوئی بھی مقصد حل نہیں ہو پائے گا۔ مثلاً اگر کوئی فرنیچر کا کاروبار 1,00,000 روپیے کا ہے اور خرید 3,00,000 روپیے کی ہوتی ہے، تک فرنیچر کی خرید کی نسبت $3\left(\frac{3,00,000}{1,00,000}\right)$ ہوگی لیکن کیا اس نسبت میں کوئی مطابقت پائی جاتی ہے۔ دراصل اس کی وجہ یہ ہے کہ ان دونوں پہلوؤں کے درمیان کوئی تعلق ہے ہی نہیں۔

5.2 نسبت تجزیہ کا مقصد

نسبت تجزیہ مالیاتی گوشواروں کے ذریعے ظاہر کیے گئے نتائج کی تشریح کا ایک ناگزیر حصہ ہے۔ یہ استعمال کرنے والوں کو فیصلہ کن مالیاتی اطلاعات فراہم کراتے ہیں اور ان علاقوں کی نشاندہی کراتے ہے جہاں جانچ اور چھان بین کی ضرورت ہوتی ہے۔ نسبت تجزیہ ایک تکنیک (طریق کار) ہے جس میں حسابی تعلق کے استعمال سے اعداد و شمار کی مکرر گروہ بندی شامل ہوتی ہے حالانکہ اس کی تشریح ایک پیچیدہ معاملہ ہے۔ اس کے لیے مالیاتی گوشواروں کو تیار کرنے کے لیے بہترین طریقوں اور اصولوں کی بہترین سمجھ کی ضرورت ہوتی ہے۔ جب ایک مرتبہ انھیں مؤثر طور پر کرلیا جاتا ہے تو اس سے معلومات کا خزانہ فراہم ہوتا ہے جو تجزیہ کاروں کے لیے کافی مددگار ثابت ہوتا ہے۔

© NCERT Not to be Republished

1۔ کاروبار کے ان علاقوں کو جاننا جن پر زیادہ دھیان مرکوز کرنے کی ضرورت ہے۔
2۔ ان امکانی علاقوں کے بارے میں جاننا، جنھیں مطلوبہ سمت میں کوششوں سے بہتر بنایا جا سکتا ہے۔
3۔ کاروبار میں نفع مندی، سیالیت، مقدرت اور کارگزاری کی سطح کا عمیق (گہرا) تجزیہ فراہم کرانا۔
4۔ بہترین صنعتی معیار کی کارگزاری کے تقابل سے متقابل گروہی تجزیہ کرنے کے لیے اطلاعات فراہم کرانا۔
5۔ مستقبل کے تخمینے اور منصوبے بنانے کے لیے مالیاتی گوشواروں سے ماخوذ مفید اطلاعات فراہم کرانا۔

5.3 نسبت تجزیہ کے فوائد

© NCERT Not to be Republished

اگر نسبت تجزیہ مناسب ڈھنگ سے کیا جائے تو استعمال کرنے والے کی کارگزاری کو بہتر بناتا ہے جس سے کاروبار کو چلایا جاتا ہے۔ عددی تعلق کاروبار کے مختلف پوشیدہ پہلوؤں پر روشنی ڈالتا ہے۔ اگر ڈھنگ سے تجزیہ کیا جائے تو یہ نسبت کاروبار کے مختلف پیچیدہ حلقوں اور کاروبار کے روشن مقامات (پہلوؤں) کو سمجھانے میں مددگار ہوتے ہیں۔ پیچیدہ حلقوں کی معلومات انتظامیہ کو مستقبل میں مزید بہتر طریقے سے کام کرنے میں مدد دیتی ہیں۔ یہ بات قابل غور ہے کہ نسبت خود میں وسیلہ نہیں بلکہ وسیلہ کو حاصل کرنے کا ذریعہ ہے۔ ان کا رول لازمی طور پر اشارتی یا علامتی ہوتا ہے۔ نسبت تجزیہ سے ماخوذ بہت سارے فوائد ہیں جنھیں مختصراً نیچے بیان کیا گیا ہے۔

1۔ فیصلوں کی تاثیر سمجھنے میں مدد کرتے ہیں: نسبت تجزیہ آپ کو یہ سمجھنے میں مدد کرتا ہے کہ کیا کاروباری فرم نے عملی، مالی اور سرمایہ کاری سے متعلق صحیح فیصلے لیے ہیں کہ نہیں۔ اس سے یہ بھی اشارہ ملتا ہے کہ انھوں نے کارگزاری بہتر بنانے میں کس حد تک مدد کی ہے۔

2۔ پیچیدہ اعداد و شمار کو سہل بناتے ہیں اور تعلق قائم کرتے ہیں: نسبت تجزیے حسابی اعداد و شمار کو سہل بناتے ہیں اور ان کے درمیان تعلق قائم کرنے میں مدد کرتے ہیں۔ یہ مالی اطلاعات کو مؤثر ڈھنگ سے انصرامی کارگزاری، ادھار اہلیت اور کمائی کی استعداد کا خلاصہ پیش کرنے میں مدد کرتے ہیں۔

3۔ تقابلی تجزیے میں مددگار: نسبتوں کا حساب محض ایک سال کے لیے نہیں لگایا جاتا ہے۔ کئی برسوں کے اعداد و شمار کو پہلو بہ پہلو رکھتے ہیں تو کاروبار میں مرئی رجحان یا میلان کی چھان بین میں کافی حد تک مددگار ہوتے ہیں۔ رجحان کی معلومات کاروبار کے بارے میں منصوبہ بندی کرنے میں مدد کرتی ہے جو کاروبار کا ایک نہایت مفید نمایاں خصوصیت ہے۔

4۔ SWOT تجزیہ کیا جاتا ہے: نسبت تجزیے کاروبار میں آنے والے تغیرات (تبدیلیوں) کی وضاحت کرنے میں کافی حد تک معاون ہوتے ہیں۔ تبدیلی کی اطلاع انتظامیہ کو موجودہ اندیشوں اور مواقع کو بہتر ڈھنگ سے سمجھنے میں مدد کرتی ہیں اور کاروبار کو اپنا SWOT (قوت، کمزوری، موقع، اندیشہ) کا تجزیہ کرنے لائق بناتی ہیں۔

5۔ حلقۂ سائل کی شناخت: نسبت کسی کاروبار میں حلقہ سائل کی شناخت کرنے کے ساتھ ساتھ کاروبار کے روشن حلقوں کی شناخت اور انھیں اجاگر کرنے میں مدد کرتے ہیں۔ حلقۂ سائل پر مزید غور کرنے کی ضرورت ہوتی ہے جب کہ روشن حلقوں کو بہتر نتائج حاصل کرنے کے لیے مزید نکھارنا ضروری ہوتا ہے۔

6۔ متعدد تقابل: نسبت کچھ مخصوص پیمائشی نشانات کے ساتھ موازنہ کرنے میں مدد کرتے ہیں اور اس امر کی بھی تشخیص کرتے ہیں کہ فرم کی کارگزاری بہتر ہے یا نہیں۔ اس مقصد کے لیے کسی کاروبار کی نفع مندی، سیالیت، مقدرت وغیرہ کا موازنہ کیا جا سکتا ہے جیسے مختلف حسابی مدتوں کے درمیان موازنہ (اندرون فرم تقابل/ میعادی سلسلہ بند تجزیہ)، (ii) دیگر کاروباری اداروں کے ساتھ (بین الفرم تقابل (موازنہ) متقابل گروہی تجزیہ) اور (iii) فرم/صنعت کے لیے مقرر میعاد کے ساتھ (یا صنعت) توقعات کے ساتھ تقابل)

© NCERT Not to be Republished

5.4 نسبتی تجزیے کی قیود

چونکہ نسبتوں کو مالیاتی گوشواروں سے اخذ کیا جاتا ہے لہٰذا اصلی یا ابتدائی مالیاتی گوشوارے میں کوئی بھی خامی یا کمزوری نسبتی تجزیے سے ماخوذ تجزیہ میں بھی درآئے گی۔ لہٰذا مالیاتی گوشواروں کی قیود بھی نسبتی تجزیے کی قیود بن جاتی ہیں۔ تاہم نسبت کی تشریح کے لیے استعمال کرنے والوں کو یہ بات ذہن میں رکھنی چاہیے کہ مالیاتی گوشواروں کو تیار کرنے میں کن اصولوں کا اتباع کیا گیا تھا اور اس کے ساتھ ہی ان کی نوعیت اور قیود کو بھی ذہن میں رکھنا چاہیے۔ نسبتی تجزیے کی قیود جو ابتدائی طور پر مالیاتی گوشواروں کی نوعیت کے طور پر آتی ہیں درج ذیل ہیں۔

1۔ حساب داری اعداد و شمار کی قیود: حساب داری اعداد و شمار درستی اور اتمام کا غیر معقول یا غیر مصدقہ تاثر دیتے ہیں۔ حقیقتاً حساب داری اعداد و شمار ''مندرج حقائق، حسابی روایات اور ذاتی فیصلوں کا مجموعی عکس پیش کرتے ہیں اور یہ فیصلے اور روایات نافذ ہو کر انھیں معنوی حیثیت سے متاثر کرتے ہیں۔ مثال کے طور پر کاروبار کا نفع ٹھیک اور آخری اعداد و شمار نہیں ہوتے۔ یہ صرف حساب داری پالیسیوں کے استعمال پر منحصر اکاؤنٹینٹ کا محض تصور یا نظریہ ہوتے

ہیں۔ایک فیصلہ کی صحت لازمی طور پر ان لوگوں کی صلاحیت سالمیت اور دیانت داری پر منحصر ہوتی ہے جو انھیں تیار کرتے ہیں اور ان کی وابستگی عام طور پر تسلیم شدہ حساب داری اصولوں اور روایات کے ساتھ ہوتی ہے۔'' لہٰذا مالیاتی گوشوارے مسئلہ کی بالکل صحیح تصویر نہیں پیش کر سکتے اور اس طرح سے نسبت بھی درست تصویر نہیں ظاہر کریں گے۔

2۔ قیمت سطح تبدیلی کو نظر انداز کیا جاتا ہے: مالیاتی حساب داری مستحکم زر پیمائشی اصول پر منحصر ہوتی ہے۔ کنایتاً یہ مانا جاتا ہے کہ ہر سطح پر قیمت میں تبدیلی یا تو کم ترین ہے یا کوئی معنی ہی نہیں رکھتی جب کہ حقیقت مختلف ہے۔ہم عموماً ایک افراطی معیشت میں رہتے ہیں جہاں زر کی قوت میں مسلسل گراوٹ آرہی ہے۔ قیمت کی سطح میں تبدیلی مختلف حسابی برسوں کے مالیاتی گوشواروں کے تجزیے کو بے معنی بنادیتی ہیں کیوں کہ حسابی مندرجات زر کی قدر میں آنے والی تبدیلی کو نظر انداز کرتے ہیں۔

3۔ صنعتی اور غیر مالیاتی پہلوؤں کو مسترد کرتا ہے: حساب داری عمل کاروبار کے مقداری (زری) پہلوؤں کی معلومات فراہم کراتے ہیں لہٰذا نسبت صرف زری پہلوؤں کو پیش کرتے ہیں اور پوری طرح سے غیر زری (صنعتی) پہلوؤں کو نظر انداز کرتا ہے۔

4۔ حساب داری عمل میں تفاوت (فرق) اسٹاک کی تشخیص، فرسودگی کا حساب لگانا، غیر مرئی اثاثوں کا عمل، چند مخصوص مالیاتی تفاوت کی تعریف وغیرہ کے لیے مختلف حساب داری پالیسیوں کا استعمال جو کاروبار کے مختلف لین دین کے پہلوؤں کے لیے استعمال ہوتا ہے تفاوت متقابل گروہی تجزیہ پر ایک بڑا سوالیہ نشان لگاتے ہیں۔ چونکہ مختلف کاروباری تنظیموں کے ذریعے استعمال کیے گئے حسابی داری عمل میں فرق پایا جاتا ہے اس لیے ایک باضابطہ وجائز تقابل ممکن نہیں ہوتا۔

5۔ قیاس آرائی (پیش گوئی): محض تاریخی تجزیہ پر منحصر مستقبل کے رُخ کے بارے میں پیش گوئی کرنا مناسب نہیں ہے۔مناسب پیش گوئی کے لیے غیر مالیاتی عوامل پر بھی دھیان دینے کی ضرورت ہوتی ہے۔

آیئے اب ہم فی صد نسبت کی پابندیوں کے بارے میں ذکر کریں جس کی مختلف بندشیں یہ ہیں۔

1۔ وسیلہ نہ کہ نتیجہ: نسبت خود میں ایک وسیلہ نہیں ہی بلکہ وسیلہ کو حاصل کرنے کا ایک ذریعہ ہے۔

2۔ مسائل حل کرنے کی اہلیت کی قلت: ان کا رول لازمی طور پر اظہاری اور انتباہ کرنے والا ہے لیکن یہ کسی مسئلہ کا حل مہیا نہیں کراتے۔

© NCERT Not to be Republished

3۔ معیاری تعریف کی کمی: نسبت تجزیے میں استعمال کیے جانے والے مختلف تصورات کی معیاری تعریفوں کی کمی پائی جاتی ہے۔مثال کے طور پر اس میں نقد واجبات کی کوئی معیاری تعریف نہیں ہے۔ عام طور پر اس میں تمام رواں واجبات شامل ہوتے ہیں اور کبھی کبھی رواں واجبات کے تحت بینک اوورڈرافٹ شامل نہیں ہوتا ہے۔

4۔ کلی طور پر منظور معیاری سطح کی کمی: کوئی ایسا عالمگیر معیار نہیں ہے جو مثالی نسبت کی سطح کی صراحت کرتا ہو اور اس طرح کی کوئی ایسی معیاری فہرست بھی نہیں ہے جو بالا تفاق قابل قبول ہو اور ہندوستان میں صنعت اوسط بھی دستیاب نہیں ہے۔

5۔ غیر اعداد و شمار مخصر نسبت: غیر مطابق اعداد و شمار کے لیے حساب لگائی گئی نسبت دراصل ایک بے سود مشق ہے۔مثال کے طور پر قرض خواہ 1,00,000 روپیہ اور فرنیچر 1,00,000 روپیہ 1:1 کی نسبت ظاہر کرتے ہیں لیکن اس کی کارگزاری اور مقدرت کے ساتھ کوئی مطابقت نہیں ہے۔

لہٰذا نسبتوں کا استعمال مناسب آ گہی کے ساتھ ان کی حدود کو مدنظر رکھتے ہوئے کیا جانا چاہیے جب کہ ایک تنظیم کی کارگزاری کی تشخیص اور اس کی بہتری کے لیے مستقبل کی حکمت عملی کی منصوبہ بندی کی جا رہی ہو۔

© NCERT Not to be Republished

اپنی معلومات کی جانچ کیجیے—1

1 بتائیے مندرجہ ذیل میں سے صحیح یا غلط اقوال کون کون سے ہیں؟

(a) مالیاتی رپورٹنگ کا تنہا مقصد منصرموں کو عملی کاموں کی ترقی کے سلسلے میں ہے۔

(b) مالیاتی گوشواروں میں مہیا کرائے گئے اعداد و شمار کے تجزیے کو مالیاتی گوشوارے کہا جاتا ہے۔

(c) طویل المدت قرض دار فرم کی سود ادائیگی اہلیت اور اصل رقم کی ادائیگی سے سروکار رکھتے ہیں۔

(d) ایک نسبت ہمیشہ ایک عدد کے ذریعے دوسرے عدد کی تقسیم کی خارج قیمت کی شکل میں ظاہر کیا جاتا ہے۔

(e) نسبت ایک فرم کی مختلف حساب داری کے نتائج کے ساتھ ساتھ دیگر کاروباری اداروں کی حسابی مدتوں کے تقابل میں مدد کرتی ہے۔

(f) ایک نسبت مقداری اور صنعتی دونوں پہلوؤں کو ظاہر کرتا ہے۔

5.5 نسبتوں کی قسمیں:

نسبتوں کی درجہ بندی دوطرح سے ہوتی ہے۔(1) روایتی درجہ بندی (2) تفاعلی درجہ بندی۔روایتی درجہ بندی ان مالیاتی گوشواروں پر منحصر ہوتی ہے جس جو متعلقہ نسبت کا تعین کرنے والے ہوتے ہیں۔اس بنیاد پر نسبت کی درج ذیل طور پر درجہ بندی کی گئی ہے:

1۔ آمدنی گوشوارہ نسبت: آمدنی گوشوارے سے دو متغیرات کی تعبیر ایک نسبت کو آمدنی گوشوارہ نسبت کے طور پر جانا جاتا ہے۔مثال کے طور پر فروخت کے لیے خام نفع کی نسبت کو خام نفع نسبت کے نام سے جانا جاتا ہے اور اس آمدنی گوشوارے سے دونوں اعداد وشمار کا حساب لگایا جاتا ہے۔

2۔ تختۂ توازن نسبت: اگر اس معاملے میں دونوں متغیرات تختۂ توازن سے ہیں تو اس کی تختۂ توازن نسبت کے طور پر درجہ بندی کی جاتی ہے۔مثال کے طور پر رواں اثاثے جات کی رواں واجبات کی نسبت کو رواں نسبت کے نام سے جانا جاتا ہے اور اس کا تختۂ توازن سے موصول دونوں اعداد وشمار کا استعمال کر کے حساب لگایا جاتا ہے۔

3۔ مخلوط نسبت: اگر نسبت کا حساب ایک متغیرہ آمدنی گوشوارے سے اور ایک تختۂ توازن سے لے کر کیا جاتا ہے تو اسے مخلوط نسبت کہتے ہیں۔مثلاً قرض داروں کو ادھار فروخت کی نسبت اور قابل وصول بل جو قرض دار کل فروخت نسبت کے نام سے جانا جاتا ہے کو ایک عدد آمدنی گوشوارے (ادھار فروخت) اور دوسرا عدد تختۂ توازن سے قرض دار اور قابل وصول بل کا استعمال کر کے حساب لگایا جاتا ہے۔

حالانکہ حساب داری نسبت کا حساب مالیاتی گوشواروں سے حاصل شدہ اعداد وشمار کے ذریعے کیا جاتا ہے لیکن مالیاتی گوشواروں کی بنیاد پر نسبت کی درجہ بندی شاذ ونادر ہی عمل میں لائی جاتی ہے۔یہ یاد رکھنا چاہیے کہ حساب داری کا بنیادی مقصد مالیاتی کارگزاری (نفع مندی) (مالی حالت وذہانت کے ساتھ زر کو بڑھانے اور اس کی سرمایہ کاری کی استعداد) کے ساتھ ساتھ مالی حالت میں پیدا تبدیلی (سطحِ عمل، سرگرمی میں تبدیلی کے لیے امکانی وضاحت) پر مناسب روشنی ڈالنا۔اس طرح سے حاصل کی گئی نسبت کے مقاصد پر منحصر متبادل درجہ بندی (تفاعلی تقسیم) سب سے زیادہ استعمال میں لائی جانے والی ترتیب ہے جو حسب ذیل ہے:

1۔ سیالیت (نقد) نسبت: اپنے عہد کو پورا کرنے کے لیے کاروبار کو نقد فنڈ کی ضرورت ہوتی ہے۔کاروبار کی اپنے اسٹیک ہولڈر (ثالث) کو واجب الادا رقم ادا کرنے کی اہلیت کو سیالیت کہتے ہیں اور تخمینہ جاتی نسبت کے ذریعے پیمائش کو ''سیالیت نسبت'' کے نام سے جانا جاتا ہے۔یہ عام طور پر نوعیت کے اعتبار سے قلیل المدت ہوتے ہیں۔

© NCERT Not to be Republished

2۔ مقدرت (ساکھ داری) نسبت: کاروبار کی مقدرت کا تعین اس کے اسٹیک ہولڈرز خصوصاً بیرونی اسٹیک ہولڈرز کے تئیں اس کے معاہدۂ امورواجب کو پورا کرنے کی استطاعت سے ہوتا ہے اور حالت مقدرت کی پیمائش کے لیے تخمینہ جاتی نسبت کو 'مقدرت نسبت' کے نام سے جانا جاتا ہے۔ یہ لازمی طور پر نوعیت کے اعتبار سے طویل المدت ہوتے ہیں۔

3۔ سرگرمی (یا کل فروخت) نسبت: یہ ان نسبتوں سے متعلق ہیں جنھیں وسائل کے مؤثر اور کارگر استعمال پر منحصر کاروبار کی عملی کارگزاری کی اہلیت کی پیمائش کے لیے لیا جاتا ہے۔ انھیں نسبت کارکردگی کے نام سے بھی جانا جاتا ہے۔

4۔ نسبت نفع مندی: یہ نسبت کاروبار میں لگے فنڈ (یا اثاثے) یا فروخت سے متعلق نفع کے تجزیے کے واسطے استعمال اور اس مقصد کو حاصل کرنے کے لیے تخمینہ جاتی نسبت کو 'نسبت نفع مندی' کے نام سے جانا جاتا ہے۔

© NCERT Not to be Republished

5.6 سیالیت (نقد) نسبت

سیالیت نسبت کا حساب کاروبار کی قلیل المدت مقدرت (ادائے قرض کا مقدور) کی علامت کے طور پر کیا جاتا ہے یعنی فرم کی رواں ذمہ داریوں کو پورا کرنے کی اہلیت جاننے کے لیے انھیں تختۂ توازن میں رواں اثاثے اور رواں واجبات کی رقم کو جاننے کے لیے شمار کیا جاتا ہے۔ اس میں بینک اوورڈرافٹ، قرض دار، بقایا (اداطلب) اخراجات، ہنڈی، قابل ادائیگی، پیشگی وصول شدہ آمدنی وغیرہ شامل ہوتی ہیں۔ اس زمرے میں شامل دو نسبت ہیں۔ رواں نسبت اور نقد نسبت۔

5.6.1 رواں نسبت

رواں نسبت رواں اثاثوں اور رواں واجبات کا تناسب ہوتا ہے۔ اسے مندرجہ ذیل طور پر ظاہر کیا جا سکتا ہے۔

$$\text{رواں نسبت} = \text{رواں اثاثے} : \text{رواں واجبات} \quad \text{یا} \quad \frac{\text{رواں اثاثے}}{\text{رواں واجبات}}$$

رواں اثاثوں میں نقد زیر دست، بینک بیلنس، قرض دار، ہنڈی قابل وصول اسٹاک، پیش ادائی اخراجات، حاصل آمدنی اور قلیل المدت سرمایہ کاری (قابل مارکیٹ سیکورٹیز) وغیرہ شامل ہوتے ہیں۔

رواں واجبات میں قرض خواہ، ہنڈی قابل ادائیگی، بقایا اخراجات ٹیکس کے لیے بندوبست، خالص پیشگی ٹیکس کا اہتمام، بینک اوورڈرافٹ، قلیل المدت قرض، پیشگی حاصل شدہ آمدنی وغیرہ شامل ہوتے ہیں۔

مثال 1

مندرجہ ذیل اطلاع سے رواں نسبت کا حساب لگائیے۔

	روپے		روپے
اسٹاک	50,000	نقد	30,000
قرض دار	40,000	قرض خواہ	60,000
ہنڈی قابل وصول	10,000	ہنڈی قابل ادائیگی	40,000
پیشگی ٹیکس	4,000	بینک اوورڈرافٹ	4,000

حل

رواں اثاثے = 50,000 + 40,000 + 10,000 + 4,000 + 3,000 = 1,34,000 روپے

رواں واجبات = 60,000 + 40,000 + 4,000 = 1,04,000 روپے

رواں نسبت = 1,34,000 روپے : 1,04,000 روپے = 1.29:1

اہمیت: یہ ایک درجۂ پیمائش فراہم کرتا ہے کہ کون سے رواں اثاثے کن واجبات کا احاطہ کرتے ہیں۔ رواں واجبات کے اوپر رواں اثاثوں کی زیادتی رواں اثاثوں اور فنڈ کی روانی (بہاؤ) کی وصولیابی میں عدم یقینی صورت حال کے برخلاف گنجائش پیمانۂ تحفظ فراہم کرتی ہے۔ یہ نسبت مناسب ہونا چاہیے۔ یہ نہ تو بہت زیادہ ہی ہو اور نہ بہت کم۔ دونوں ہی صورتیں اپنے ذاتی نقصانات رکھتی ہیں۔ ایک بہت زیادہ اونچی نسبت سے مراد رواں اثاثوں میں بھاری بھرکم سرمایہ کاری ہے جو اچھی علامت نہیں ہے کیوں کہ اس سے وسائل کا کم استعمال یا غلط استعمال ظاہر ہوتا ہے۔ ایک کم نسبت کاروبار کے لیے خطرہ کی علامت ہے اور اسے خطرہ برداشت کرنے کی حالت میں پہنچاتا ہے جہاں وہ اس لائق نہیں ہوگا کہ اپنے قلیل المدت قرضوں کی ادائیگی کر سکے۔ عام طور پر یہ نسبت 2:1 مانا جاتا ہے۔

5.6.2 زودنقد (فوری) نسبت

یہ رواں واجبات پر فوری (نقد) ہے۔ اسے مندرجہ ذیل طور پر ظاہر کیا جاتا ہے۔

$$\text{زودنقد نسبت} = \text{رواں واجبات یا } \frac{\text{نقد اثاثے}}{\text{رواں واجبات}}$$

زودنقد اثاثوں کی ان اثاثوں کے طور پر تعریف کی گئی ہے جو فوری طور پر نقد میں تبدیل ہونے کے قابل ہوتے ہیں۔ جب ہم زودنقد اثاثوں کا حساب لگاتے ہیں تب ہم اسٹاک اور رواں اثاثوں میں سے ادائے پیشگی اخراجات کو کم کر دیتے ہیں کیونکہ غیر نقد رواں

© NCERT Not to be Republished

اثاثے کے علاوہ اسے کاروبار کی حالت سیالیت (نقد پوزیشن) کی پیمائش کی شکل میں رواں نسبت کے مقابلے بہتر مانا جاتا ہے۔ اس کا کاروبار کی حالت سیالیت پر اضافی جانچ کے مقصد سے حساب لگایا جاتا ہے۔ اس لیے اسے فوری جانچ کا تناسب بھی کہا جاتا ہے۔

مثال 2

مثال 1 میں دی گئی اطلاع کی بنیاد پر زودنقد نسبت کا حساب لگائیے۔

حل

فوری اثاثے	= اسٹاک پیشگی ٹیکس
فوری اثاثے	=1,34,000 روپے-(50,000روپے+4,000روپے)=80,000روپے
رواں واجبات	=1,04,000 روپے
زودنقد (فوری) نسبت	=فوری اثاثے: رواں واجبات
	=80,000روپے:1,04,000 روپے
	=0.77:1

اہمیت: یہ تناسب کاروبار کو بغیر کسی بہاؤ کے اس کی قلیل المدت واجبات کو پورا کرنے کا پیمانہ اہلیت مہیا کراتا ہے۔ عموماً یہ مانا گیا ہے کہ تحفظ کے لیے 1:1 کی نسبت ہونی چاہیے کیوں کہ غیر ضروری طور پر کم تناسب خطرناک ہوتا ہے اور اونچی نسبت سے یہ ظاہر ہوتا ہے کہ کم نفع والی قلیل المدت سرمایہ کاری میں بہ صورت دیگر وسائل کا پھیلاؤ یا صف بندی ہوئی ہے۔

مثال 3

مندرجہ ذیل اطلاعات سے نقد نسبت کا حساب لگائیے۔

رواں واجبات	50,000روپے
رواں اثاثے	80,000روپے
اسٹاک	25,000روپے
پیش ادائی اخراجات	5,000روپے

© NCERT Not to be Republished

حل

نقد اثاثے = رواں اثاثے اختتامی اسٹاک پیش ادائی اخراجات

=80,000روپے–25,000روپے–5,000روپے=50,000روپے

نقد نسبت =نقد اثاثے: رواں واجبات

=50,000روپے:50,000روپے=1:1

مثال4

X لمیٹڈ کا رواں نسبت 1.3:5 ہے اور زودنقد نسبت 2:1 ہے۔ اگر رواں اثاثوں پر فوری نسبت اسٹاک کے ذریعے نمائندگی 24.000روپیے ہے تو رواں اثاثوں اور رواں واجبات کا حساب لگائیے۔

حل

رواں نسبت = 3.5:1

فوری نسبت = 2:1

اگر رواں واجبات ہیں = x

رواں اثاثے = 3.5x

فوری نسبت = 2x

اسٹاک = رواں اثاثے فوری اثاثے

24,000 = 2x–3.5x

24,000 = 1.5x

X = 16,000روپے

رواں اثاثے = 3.5x = 3.5 16,000روپے= 56,000روپے

تصدیق/جانچ:

رواں نسبت = رواں نسبت: رواں واجبات 3.5:1

56,000روپے:16,000روپے

= 3.5:1

© NCERT Not to be Republished

فوری نسبت	= فوری اثاثے رواں واجبات
	= 32,000روپے:16,000روپے
	2:1=

مثال5

مندرجہ ذیل اطلاع سے رواں نسبت کا حساب لگایئے۔

کل اثاثے	3,00,000روپے	قائم اثاثے	1,60,000
طویل المدت واجبات	80,000روپے	سرمایہ کاری	1,00,000
حصہ داروں کا فنڈ	2,00,000روپے	فرضی اثاثے	صفر

حل

کل اثاثے	= قائم اثاثے +سرمایہ کاری+ رواں اثاثے
3,00,000روپے	=1,60,000 روپے+1,00,000 روپے+رواں اثاثے
رواں اثاثے	=3,00,000روپے–2,60,000روپے=40,000روپے
کل اثاثے	=کل واجبات[بشمول سرمایہ(اصل)]
	=حصہ داروں کا فنڈ+طویل المدت واجبات+رواں واجبات
3,00,000روپے	=2,00,000روپے+80,000روپے+رواں واجبات
رواں واجبات	=3,00,000روپے–2,80,000روپے=20,000روپے
رواں نسبت	=رواں اثاثے:رواں واجبات
	=40,000روپے:20,000روپے=2:1

© NCERT Not to be Republished

آپ اسے خود کیجیے

1۔ رواں نسبت = 4.5:1 فوری نسبت = 3:1 ذخیرہ 36,000 روپے۔ رواں اثاثے اور رواں واجبات کا حساب لگائیے۔

2۔ کسی کمپنی کے رواں واجبات 5,60,000 روپے ہیں۔ رواں نسبت 5:2 اور فوری نسبت 2:1 ہے۔ آپ اسٹاک کی قیمت کا پتہ لگائیے۔

3۔ کسی کمپنی کے رواں اثاثے 5,00,000 روپے ہیں، رواں نسبت 1:5.2 اور فوری نسبت 1:1 ہے۔ رواں واجبات، نقد اثاثے اور اسٹاک کی قدر کا حساب لگائیے۔

مثال 6

رواں نسبت 1:2 ہے۔ وجوہات بتا کر وضاحت کریں کہ مندرجہ ذیل میں سے کون سے تبادلہ میں بہتری یا کمی آئے گی اور رواں نسبت کو تبدیل نہیں کرے گی۔

(a) رواں واجبات کی مکرر ادائیگی۔

(b) ادھار مال کی خریداری۔

(c) ایک دفتری ٹائپ رائٹر کی فروخت 3,000 روپے (اندراجاتی قیمت 4,000 روپے) محض۔

(d) مرکنڈائیز مال کی فروخت 11,000 جب کہ لاگت 10,000 روپے۔

(e) منافع کی ادائیگی۔

حل

نسبت میں تبدیلی اصل نسبت پر منحصر ہے۔ آیئے مان لیتے ہیں کہ رواں اثاثے 50,000 روپے ہیں اور رواں واجبات 25,000 روپے اور ایسے ہی رواں نسبت بھی 1:2 ہے۔ ان ہم رواں نسبت کا دیے گئے لین دین پر پڑنے والے اثر کا تجزیہ کریں گے۔

(a) فرض کیجیے قرض داروں کی 10,000 روپے کی ادائیگی بذریعہ چیک کی گئی۔ اس سے رواں اثاثے کم ہو کر 40,000 روپے اور رواں واجبات 15,000 روپے رہ جائیں گے۔ اب نئی نسبت 2.67، 40,000 روپے/ 15,000 روپے لہٰذا اس میں بہتری آئی ہے۔

(b) فرض کیجیے 10,000 روپے کا سامان ادھار خریدا گیا۔ یہ رواں اثاثوں میں اضافہ کر کے 60,000 روپے کر دے گا اور رواں واجبات 35,000 روپے ہو جائیں گے۔ اب نئی نسبت 1.71 (60,000 روپے/ 35,000) ہوگی۔ لہٰذا اس میں کمی واقع ہوئی۔

© NCERT Not to be Republished

(c) ٹائپ رائٹر کی فروخت کی وجہ سے (قائم اثاثے) رواں اثاثوں میں 53,000 روپے تک اضافہ ہوگا اور رواں واجبات میں کوئی تبدیلی بھی نہیں ہوگی۔ نئی نسبت 12.2 (53,000 روپے/ 25,000 روپے) ہوگی لہٰذا اس میں بہتری آئی ہے۔

(d) اس تبادلہ سے اسٹاک میں 10,000 روپے کی کمی واقع ہوگی اور نقد میں 11,000 روپے کا اضافہ ہوگا۔ اس طرح رواں اثاثے، رواں واجبات میں کسی تبدیلی کے بغیر 1,000 روپے کا اضافہ ہوگا۔ اس طرح سے نئی نسبت 2.04 (51,000 روپے/ 25,000 روپے) ہوگی۔ لہٰذا اس میں بہتری آئی ہے۔

(e) فرض کیجیے 5,000 روپے منافع کے طور پر دیے گئے۔ اس سے رواں اثاثے کم ہوکر 45,000 روپے ہوجائیں گے اور قلیل مدتی انتظامات (موجودہ واجبات) 25,000 ہو جائیں گے۔ اس طرح نیا تناسب ہوگا، 45,000/20,000, 2.25:1 اس طرح اس میں بہتری آتی ہے۔

© NCERT Not to be Republished

5.7 مقدرت (ساکھ داری) نسبت (Solvency Ratio)

وہ لوگ جو کاروبار میں پیشگی رقم قلیل مدت کے لیے لگاتے ہیں انھیں وقفہ داری سود کی ادائیگی کے تحفظ میں دلچسپی کے ساتھ ساتھ مدت قرض کے اختتام پر اصل رقم کی مکرر ادائیگی کی فکر لاحق رہتی ہے۔ مقدرت نسبت کا حساب کاروبار میں طویل المدت قرض ادا کرنے کی اہلیت متعین کرنے کے لیے کیا جاتا ہے۔ کاروبار کی مقدرت کا جائزہ لینے کے لیے عموماً مندرجہ ذیل نسبتوں کا تخمینہ لگایا جاتا ہے۔

1۔ قرض ایکوٹی نسبت

2۔ قرض نسبت

3۔ مالکانہ نسبت

4۔ کل اثاثے نسبت برائے قرض

5۔ سود احاطہ نسبت

5.7.1 قرض ایکوٹی نسبت

قرض ایکوٹی نسبت طویل المدت قرض اور ایکوٹی کے درمیان تعلق کی پیمائش کرتا ہے۔ اگر کل طویل المدت فنڈ کے اجزا قرض چھوٹے ہیں تو باہر کے لوگ زیادہ تحفظ محسوس کرتے ہیں۔ تحفظ کے نقطۂ نظر سے زیادہ ایکوٹی اور کم قرض کا سرمایہ ڈھانچہ موافق مانا جاتا ہے۔ اگر قرض ایکوٹی نسبت 1:2 کا ہے تو اس کا تخمینہ مندرجہ ذیل طور پر لگایا جاتا ہے۔

قرض ایکوٹی نسبت = طویل المدت قرض/حصہ داروں کا فنڈ یا طویل المدت / حصہ داروں کا فنڈ

یہاں حصہ داروں کا فنڈ = ایکوٹی حصہ سرمایہ+محفوظات وفاصلات فرضی اثاثے + ترجیحی حصہ سرمایہ

متبادل طور پر اسے غیر فرضی کل اثاثے کل خارجی واجبات کے طور پر بھی اس کا تخمینہ لگایا جاسکتا ہے۔

طویل المدت فنڈ = ڈبنچرز+طویل المدت قرض

اہمیت: یہ نسبت کسی کاروباری ادارے کی بساط مقروضیت کی پیمائش کرتی ہے اور طویل المدت قرض کے تحفظ کی حد کے تحت ایک اندازہ فراہم کرتی ہے جیسا کہ پہلے بھی اشارہ کیا جاچکا ہے کہ ایک معمولی قرض ایکوٹی نسبت زیادہ تحفظ ظاہر کرتا ہے جب کہ دوسری طرف ایک بلند نسبت خطرناک تصور کیا جاتا ہے اور پریشانی پیدا کرسکتا ہے۔ حالانکہ مالکانہ نظریے سے ایکوٹی پر قرض کی ٹریڈنگ کا زیادہ استعمال اس کی بلند حاصلات کی یقین دہانی کراسکتا ہے۔ اگر کاروبار میں لگے ہوئے سرمایے کی حاصل شرح دیے جانے والے سود سے زیادہ ہوتو اسے خطرناک مانا جاتا ہے۔ بعض کاروباروں کے سوا جیسے متعین نسبت 2:1 تک محدود ہے لہٰذا اس نسبت کو لیوریج نسبت کی اصطلاح سے بھی نوازا جاتا ہے۔

© NCERT Not to be Republished

مثال 7

ABC کمپنی لمیٹڈ

31 مارچ 2017 کی بیلنس شیٹ

I. ایکوٹی اور واجبات	
1- شیئر ہولڈرز فنڈ	
(a) شیئر اصل سرمایہ	12,00,000
(b) ریزرو اور زائد	2,00,000

(c) شیئر وارنٹ کے خلاف موصول رقم	1,00,000
2- غیر موجودہ واجبات	
(a) طویل مدتی ادھار	4,00,000
(b) دیگر طویل مدتی واجبات	40,000
(c) طویل مدتی انتظامات	60,000
3- موجودہ واجبات	
(a) قلیل مدتی ادھار	2,00,000
(b) قابل ادائگی تجارت	1,00,000
(c) دیگر موجودہ واجبات	50,000
(d) قلیل مدتی انتظامات	1,50,000
II. اثاثے	
1- غیر موجودہ اثاثے	
(a) ثابت اثاثے	15,00,000
(b) غیر موجودہ سرمایہ کاریاں	2,00,000
(c) طویل مدتی قرضے اور پیشگیاں	1,00,000
2- موجودہ اثاثے	
(a) موجودہ سرمایہ کاریاں	1,50,000
(b) اندراجات	1,50,000
(c) قابل وصول تجارت	1,00,000
(d) نقد اور نقد کے مساوی	2,50,000
(e) قلیل مدتی قرضے اور پیشگیاں	50,000
	25,00,000

© NCERT Not to be Republished

حل

ادھارا کیوٹی تناسب	=	ادھار / اکیوٹی
ادھار	=	طویل مدتی ادھار+ دیگر طویل مدتی واجبات+طویل مدتی انتظامات کے
	=	60,000+40,000+4,00,000روپے
	=	5,00,000روپے
اکیوٹی	=	شیئر اصل سرمایہ+ریز رواورزائد+شیئر وارنٹ کے خلاف موصول رقم
	=	12,00,000روپے + 2,00,000روپے + 1,00,000روپے
	=	15,00,000روپے
متبادل اکیوٹی	=	غیرموجودہ اثاثے+زیرعمل اصل سرمایہ غیر موجودہ
واجبات	=	18,00,000روپے + 2,00,000روپے + 5,00,000روپے
	=	15,00,000روپے = 50,0000 / 1,50,0000
زیرعمل سرمایہ	=	موجودہ اثاثے-موجودہ واجبات
	=	7,00,000روپے-5,00,000روپے
	=	2,00,000روپے
قرض اکیوٹی تناسب	=	0.33:1 = 50,0000 / 1,50,0000

© NCERT Not to be Republished

مثال 7

کسی کمپنی کی درج ذیل بیلنس شیٹ سے قرض۔اکیوٹی تناسب نکالیں:

تفصیلات	نوٹ نمبر	روپے
I.اکیوٹی اورواجبات		
1-شیئر ہوڈرز فنڈ		
(a)شیئر سرمایہ		10,00,000

(b)ریزرواورزائد		1,00,000
2-غیر موجودہ واجبات		
طویل مدتی ادھار		1,50,000
3-موجودہ واجبات		1,50,000
		14,00,000
II.اثاثے		
1-غیر موجودہ اثاثے		
(a)ثابت اثاثے	2	11,00,000
-مرئی اثاثے		
2-موجودہ اثاثے		
(a)اندراجات		1,00,000
(b) قابل موصول تجارت		90,000
(c)نقداور نقد کے مساوی		1,10,000
		14,00,000

© NCERT Not to be Republished

اکاؤنٹ کے نوٹ

	روپے
1-شیئر سرمایہ	
ایکوٹی شیئر سرمایہ	8,00,000
ترجیحی شیئر سرمایہ	2,00,000
	10,00,000

ثابت اثاثے

2.مرئی اثاثے	
پلانٹ اور مشینری	5,00,000
زمین اور عمارت	4,00,000
موٹر کار	1,50,000
فرنیچر	50,000
	11,00,000

حل

قرض ایکوٹی تناسب	=	طویل مدتی قرضے / ایکوٹی (شیئر ہوڈرز فنڈ)
طویل مدتی قرض	=	طویل مدتی ادھار
	=	1,50,000 روپے
ایکوٹی	=	شیئر سرمایہ+ ریزرو اور زائد
	=	10,00,000 روپے+ 1,00,000 روپے=11,00,000 روپے
قرض ایکوٹی تناسب	=	1,50,000 / 11,00,000 = 0.136:1

© NCERT Not to be Republished

5.7.2 قرض نسبت

قرض نسبت طویل المدت قرض کے لیے کل باہری و اندرونی (کاروبار میں لگا ہوا سرمایہ اور خالص اثاثے) فنڈ کی نسبت سے متعلق ہوتا ہے۔ اسے مندرجہ ذیل طریقے سے شمار کیا جاتا ہے۔

طویل المدت قرض/کاروبار میں لگا سرمایہ (یا خالص اثاثے)

کاروبار میں لگا ہوا سرمایہ طویل المدت قرض+حصہ داروں کے فنڈ کے برابر ہوتا ہے۔ بصورت دیگر اسے خالص اثاثوں کے طور پر لیا جا سکتا ہے۔ جو کل غیر فرضی اثاثے رواں واجبات کے برابر ہوتا ہے۔ مثال نمبر 7 سے لیے گئے اعداد و شمار سے کاروبار میں لگا ہوا سرمایہ 5,00,000+4,00,000 روپے=9,00,000 ہے ٹھیک ویسے ہی خالص اثاثے 10,00,000 روپے- 1,00,000 روپے=9,00,000 روپے اور قرض نسبت 4,00,000 روپے-9,00,000 روپے=0.444 ہے۔

اہمیت: قرض ایکوٹی نسبت کی طرح یہ کاروبار میں لگے ہوئے سرمایے میں طول المدت قرض کے تناسب کو ظاہر کرتا ہے اور اس کے معاملے میں قرض نسبت نصف سے کم جو قرض اور قرض کے مناسب تحفظ کے ذریعے ہو مناسب فنڈنگ کی طرف اشارہ کرتا ہے۔

یہ بھی خیال رہے کہ قرض نسبت کا کل اثاثوں کے تعلق سے بھی تخمینہ لگایا جا سکتا ہے۔ اس طرح کے معاملے میں عموماً یہ کل

اثاثوں کے کل قرض کی نسبت کی جانب رجوع کرتا ہے(طویل المدت قرض+رواں واجبات)یعنی قائم اور رواں اثاثوں کا کل میزان (یا حصہ داروں کا فنڈ+طویل المدت قرض+ رواں واجبات)اس کو درج ذیل طور پر بیان کیا جا سکتا ہے۔

$$\text{قرض نسبت} = \frac{\text{کل قرض}}{\text{کل اثاثے}}$$

5.7.3 مالکانہ نسبت

مالکانہ نسبت مالکان (حصہ داروں) کے فنڈ اور خالص اثاثوں کے درمیان تعلق کو ظاہر کرتا ہے اور اس کا مندرجہ ذیل طور پر تخمینہ لگایا جاتا ہے:

مالکانہ نسبت =حصہ داروں کا سرمایہ/کاروبار میں ملوث سرمایہ(خالص اثاثے) جو مثال 7 کی بنیاد پر ہیں۔ یہ مندرجہ ذیل طریقہ سے کام کریں گے 15,00,000 روپے/20,000,00 روپے= 0.75:1

اہمیت:اثاثوں کی فراہمی میں حصہ داروں کے فنڈ کا بلند تناسب ایک مثبت خصوصیت ہے کیوں کہ یہ قرض خواہوں کو تحفظ فراہم کراتا ہے۔اس نسبت کا کل اثاثوں کے تعلق سے خالص اثاثوں (کاروبار میں لگا ہوا سرمایہ) کی رہنمائی میں حساب لگایا جا سکتا ہے۔اس پر بھی توجہ دی جا سکتی ہے کہ کل قرض نسبت اور مالکانہ نسبت کا کل میزان 1 کے برابر ہوگا۔مثال نمبر 7 کے اعداد وشمار کی بنیاد پر اس نسبت کو حل کریں جس میں قرض نسبت 0.444 اور مالکانہ نسبت 0.556 اور دونوں کا میزان 0.444 + 0.556 = 1 ہے۔اگر فی صد کی شکل میں اسے ظاہر کیا جائے تو یہ قرض کے ذریعے فنڈ کے ملوث سرمایہ(کاروبار میں لگا ہوا سرمایہ) کا 44% اور مالک کے فنڈ کے ذریعے 56% بنتا ہے۔

5.7.4 کل اثاثوں پر قرض نسبت

یہ نسبت اثاثوں کے ذریعے طویل المدت قرض کے احاطہ کرنے کی حد کی پیمائش کرتی ہے۔اسے درج ذیل طریقے سے حل کیا جاتا ہے۔

قرض نسبت کے لیے کل اثاثے =کل اثاثے/طویل المدت قرض

مثال 8 کے اعداد وشمار کی نسبت کو درج ذیل طور پر نکالا جا سکتا ہے:

13,90,000 روپے/1,50,000 روپے= 9.27 گنا

اونچی نسبت سے یہ اشارہ ملتا ہے کہ اثاثوں میں مخصوصاً مالکان کے فنڈ سے سرمایہ لگایا گیا ہے اور طویل المدت قرض مناسب طور پر اثاثوں کے ذریعے محفوظ ہے۔

© NCERT Not to be Republished

اس نسبت کا تخمینہ لگانے کے لیے یہ زیادہ بہتر ہے کہ کل اثاثوں کی بہ نسبت خالص اثاثوں (ملوث سرمایہ) کو لیا جائے۔ یہ مشاہدہ کیا جائے گا کہ ایسے معاملے میں نسبت قرض نسبت کا بالمقابل ہوگا۔

اہمیت: یہ نسبت بنیادی طور پر اثاثوں کو مالیانے کے لیے باہری فنڈ کی درکی جانب اشارہ کرتی ہے اور ان کے قرضوں کی حدِ احاطگی کو اثاثوں کے ذریعے محفوظ کرتی ہے۔

مثال 9

مندرجہ ذیل اطلاعات کی بنیاد پر قرض اکیوٹی نسبت، قرض نسبت، مالکانہ نسبت اور کل اثاثوں پر قرض نسبت کا شمار کیجیے۔

31 مارچ کو بیلنس شیٹ

تفصیلات	نوٹ نمبر	روپے
I. اکیوٹی اور واجبات		
1- شیئر ہولڈرز فنڈ		
(a) شیئر سرمایہ		4,00,000
(b) ریزرو اور زائد		1,00,000
2- غیر موجودہ واجبات		1,50,000
(a) طویل مدتی ادھار		50,000
3- موجودہ واجبات		7,00,000
III. اثاثے		
1- غیر موجودہ اثاثے		
(a) ثابت اثاثے		4,00,000
(b) غیر موجودہ سرمایہ کاری		1,00,000
2- موجودہ اثاثے		2,00,000
		7,00,000

حل

$$\text{قرض-اکیوٹی تناسب} = \frac{\text{قرض}}{\text{اکیوٹی}}$$

© NCERT Not to be Republished

قرض = طویل مدتی ادھار= 1,50,000روپے

اکیوٹی = شیئرسرمایہ + ریزرواورزائد

= 4,00,000روپے + 1,00,000 روپے=5,00,000روپے

قرض اکیوٹی تناسب = $\frac{1,50,000}{5,00,000}$ = 0.3 :1

(ii) قرض تناسب کا مجموعی اثاثہ = مجموعی اثاثہ/طویل مدتی قرض، 7,00,000روپے

= 4,00,000روپے+1,00,000 روپے+2,00,000رپے

طویل مدتی قرض = 1,50,000روپے

قرض تناسب کا مجموعی اثاثہ = $\frac{7,00,000}{1,50,000}$ روپے =4.67:1

(iii) مالکانہ تناسب = $\frac{\text{یاشیئر ہوڈرز فنڈ}}{\text{مجموعی اثاثہ}}$

= $\frac{50,00,000}{7,00,00}$ روپے =0.71:1

(iv) سرمایہ میں لگائے گئے قرض کا تناسب= $\frac{\text{طویل مدتی قرض}}{\text{سرمایہ لگایا گیا}}$

سرمایہ لگایا گیا = شیئر ہوڈرز فنڈ+طویل مدتی ادھار

= 5,00,000روپے+1,50,000 روپے

= 6,50,000روپے

سرمایہ میں لگائے گئے قرض کا تناسب= $\frac{\text{طویل مدتی قرض}}{\text{سرمایہ لگایا گیا}}$

= $\frac{1,50,000}{6,50,000}$ = 0.23:1

© NCERT Not to be Republished

مثال10

ایکس لمیٹڈ کی ایکوٹی نسبت 0.5:1 ہے۔مندرجہ ذیل میں سے قرض ایکوٹی نسبت میں کون سا بڑھے گا یا کم ہوگا یا تبدیل نہیں ہوگا؟

(i) ایکوٹی حصص کے اگلے اجرا پر

(ii) قرض داروں سے نقد وصولیابی پر

(iii) ڈبنچرز کی بازادائیگی پر

(iv) ادھار مال کی خریداری پر

© NCERT Not to be Republished

حل

نسبت میں تبدیلی ابتدائی (بنیادی) نسبت پر منحصر ہوتی ہے۔اگر ہم فرض کرلیں کہ بیرونی فنڈ 5,00,000 روپے ہے اور داخلی فنڈ 10,00,000 روپے ہے۔اس سے قرض ایکوٹی نسبت 2:1 ظاہر ہوتی ہے۔اب ہم قرض ایکوٹی نسبت پر دیے گئے تبادلہ کے اثرات کا جائزہ لیں گے۔

(a) فرض کیجیے کہ 1,00,000 روپے کی قیمت کے ایکوٹی حصص جاری کیے گئے۔اس سے داخلی فنڈ میں اضافہ ہوگا اور وہ 11,00,000 روپے بن جائیں گے۔اب نئی نسبت 0.45:1 (11,00,000/5,00,000 ہوگی) لہٰذا صاف ظاہر ہے کہ ایکوٹی حصص کا اگلا اجرا قرض ایکوٹی نسبت کو کم کرتا ہے۔

(b) قرض داروں سے موصول نقد رقم بیرونی و داخلی فنڈ کو غیر تبدیل چھوڑ دے گی کیونکہ یہ صرف رواں اثاثوں کو ہی متاثر کرے گا لہٰذا قرض ایکوٹی نسبت پہلے جیسی ہی رہے گی۔

(c) اس سے بھی نسبت غیر تبدیل شدہ رہے گی۔

(d) فرض کیجیے کہ 1,00,000 روپے کے ڈبنچر کی بازادائیگی کی گئی۔اس سے طویل المدت قرض 4,00,000 روپے کم ہوجائے گا۔اب نئی نسبت 0.4:1 (10,00,000/4,00,000) ہوگی۔لہٰذا ڈبنچرز کا کوئی بھی نیا اجرا قرض ایکوٹی نسبت کو کم کردے گا۔

(e) اس سے بھی نسبت غیر متبدل رہے گی۔

5.7.5 سود احاطگی نسبت

یہ وہ نسبت ہے جو کافی حد تک قرض پر سود کی خدمات سے تعلق رکھتی ہے۔ یہ طویل المدت قرض پر سود کے تحفظ کا پیمانہ ہے۔ یہ سود کی ادائیگی کے لیے دستیاب نفع اور قابل ادائیگی سود کی رقم کے درمیان تعلق کو ظاہر کرتا ہے۔ اس کا حساب مندرجہ ذیل طریقے پر لگایا جاتا ہے:

سود احاطگی نسبت = سود اور ٹیکس سے قبل خالص نفع / طویل المدت قرض پر سود

اہمیت: یہ سود کے لیے دستیاب نفع کے ذریعے طویل المدت قرض پر کئی مرتبہ سود کے احاطے کے بارے میں انکشاف کرتا ہے۔ ایک اونچی نسبت سود کی ادائیگی کے تحفظ کی یقین دہانی کراتی ہے اور یہ حصہ داروں کے لیے فاضلات کی دستیابی کی بھی نشاندہی کراتی ہے۔

مثال 11

مندرجہ ذیل تفصیلات سے سود احاطگی نسبت کا حساب لگایئے:

ٹیکس کے بعد خالص نفع 60,000 روپے 15% طویل المدت قرض 10,00,000 روپے اور شرح ٹیکس 40%

حل

خالص نفع ٹیکس کے بعد = 60,000 روپے

شرح ٹیکس = 40%

خالص نفع ٹیکس سے قبل = خالص نفع ٹیکس کے بعد * 100 / (100 - شرح ٹیکس)

= 60,000* ، 100 / (40-100)

= 1,00,000 روپے

طویل المدت قرض پر سود = 15% 10,00,000 روپے = 1,50,000 روپے

سود اور ٹیکس سے قبل خالص نفع = خالص نفع ٹیکس سے قبل + سود

= 1,00,000 روپے + 1,50,000 روپے = 2,50,000 روپے

سود احاطگی نسبت = خالص نفع سود اور ٹیکس سے قبل / طویل المدت قرض پر سود

= 2,50,000 روپے / 1,50,000 روپے

= 1.67 گُنا (مرتبہ)

© NCERT Not to be Republished

5.8 سرگرمی (یاکُل فروخت) نسبت

کل فروخت نسبت بنیادی طور پر زیادہ فروخت یا کل فروخت کے لیے کاروبار کی استطاعت کو سرگرمی کی سطح کے متعلق آشکار کرتی ہے۔ سرگرمی نسبت ظاہر کرتی ہے کہ اثاثے کتنی مرتبہ کاروبار میں ملوث رہے اور اس مقصد کے لیے اثاثوں کا کوئی عنصر یا حصہ ایک حسابی وقفہ کے دوران فروخت میں تبدیل ہوا ہے۔ اونچی کل فروخت نسبت کا مطلب اثاثوں کا بہتر استعمال ہوتا ہے جو اچھی کارگزاری اور بہتر نفع مندی ظاہر کرتی ہے۔ اس زمرے میں آنے والی چند اہم سرگرمی تناسب مندرجہ ذیل ہیں۔

1۔ اسٹاک کل فروخت (الٹ پھیر)
2۔ قرض دار (قابل وصول) کل فروخت (الٹ پھیر)
3۔ قرض خواہ (قابل ادائیگی) کل فروخت (الٹ پھیر)
4۔ سرمایہ کاری (خالص اثاثے کل فروخت (الٹ پھیر)
5۔ قائم اثاثے کل فروخت (الٹ پھیر)
6۔ کاروباری اصل کل فروخت (الٹ پھیر)

5.8.1 اسٹاک (یا ذخیرہ مال) کل فروخت نسبت

اسٹاک کل فروخت نسبت اس بات کا تعین کرتی ہے کہ حساب داری مدت کے دوران کتنی مرتبہ اسٹاک فروخت میں تبدیل ہوا یہ نسبت فروخت کیے گئے مال کی لاگت اور مال کے جو اسٹاک کے درمیان تعلق ظاہر کرتا ہے۔ اسے حل کرنے کا فارمولا مندرجہ ذیل ہے۔

اسٹاک کل فروخت نسبت = فروخت شدہ مال کی لاگت / اوسط اسٹاک

جہاں اوسط اسٹاک ابتدائی اور اختتامی اسٹاک کے حساب دانی اوسط کی جانب اشارہ کرتا ہے اور فروخت شدہ مال کی لاگت کا مطلب فروخت کی رقم میں سے کم کی گئی خام نفع کی رقم سے ہے۔

اہمیت: یہ نسبت تیار شدہ مال کے اسٹاک کا فروخت میں تبدیلی کا بار ہا پیش آنے کا مطالبہ کرتی ہے۔ یہ سیالیت کی پیمائش بھی کرتی ہے۔ یہ ایک سال کے دوران کئی بار خریدے یا بدلے گئے اسٹاک کا تعین کرتی ہے معمولی یا ادنیٰ اسٹاک کل فروخت غیر مروج اسٹاک یا غلط خریداری وغیرہ کی وجہ سے ہوتا ہے جو خطرہ کی علامت ہے۔ بلند کل فروخت اچھی علامت ہے لیکن اس کی تشریح دھیان سے کرنی چاہیے کیوں کہ یہ بلند نسبت کم مقدار میں مال کی خریداری یا نقد رقم حاصل کرنے کے لیے کم قیمت پر مال فروخت کرنے کی وجہ سے بھی ہو سکتی ہے۔ لہٰذا یہ مال کے اسٹاک کے استعمال پر روشنی ڈالتی ہے۔

© NCERT Not to be Republished

اپنی معلومات کی جانچ کیجیے—II

(i) نسبت کے مندرجہ ذیل گروپ بنیادی طور پر خطرہ کی پیائش کرتے ہیں۔

A۔ سیالیت، سرگرمی اور نفع مندی

B۔ سیالیت، سرگرمی اور عام اسٹاک

C۔ سیالیت، سرگرمی اور قرض

D۔ سرگرمی، قرض اور نفع مندی

(ii) ——نسبت بنیادی طور پر واپسی (حاصل) کی پیائش کرتی ہے۔

A۔ سیالیت

B۔ سرگرمی

C۔ قرض

D۔ نفع مندی

(iii) ایک کاروباری فرم کی— کی پیائش اس کی قلیل المدت واجبات کی ادائیگی کی اہلیت سے کی جاتی ہے۔

A۔ سرگرمی

B۔ سیالیت

C۔ قرض

D۔ نفع مندی

(iv) ——نسبت مختلف کھاتوں کی فروخت یا نقد میں تبدیل ہونے کی رفتار کا پیمانہ ہوتی ہیں۔

A۔ سرگرمی

B۔ سیالیت

C۔ قرض

D۔ نفع مندی

(v) سیالیت کے دو بنیادی پیمانے—ہوتے ہیں۔

A۔ ذخیرہ کل فروخت اور رواں نسبت

© NCERT Not to be Republished

B۔ رواں نسبت اور نقد نسبت

C۔ خام نفع گنجائش اور تعمیلی نسبت

D۔ رون نسبت اور اوسط جمع مدت

(vi) سیالیت (نقد) کا پیمانہ ہوتا ہے جو— کو خارج کر دیتا ہے عام طور پر کم ترین نقد اثاثے۔

A۔ رواں نسبت، کھاتہ قرض دار

B۔ نقد نسبت، کھاتہ قرض دار

C۔ رون نسبت، ذخیرہ

D۔ نقد نسبت، ذخیرہ

مثال 12

مندرجہ ذیل اطلاع سے اسٹاک کل فروخت نسبت حل کیجیے۔

ابتدائی اسٹاک	18,000 روپے	مزدوری	14,000 روپے
اختتامی اسٹاک	22,000 روپے	فروخت	80,000 روپے
خریداریاں	46,000 روپے	داخلی باربرداری	4,000 روپے

حل

اسٹاک کل فروخت نسبت = فروخت شدہ مال کی لاگت/ اوسط اسٹاک

فروخت شدہ مال کی لاگت = ابتدائی اسٹاک+خریداریاں اختتامی اسٹاک بلاواسطہ اخراجات

= 18,000 روپے+46,000 روپے–22,000 روپے

+(14,000 روپے+4,000 روپے)

= 60,000 روپے

اوسط اسٹاک = (ابتدائی اسٹاک+اختتامی اسٹاک)/2

= (18,000 روپے+22,000)/2 = 20,000 روپے

اسٹاک کل فروخت نسبت = 60,000 روپے/20,000 روپے

= 3 گنا

© NCERT Not to be Republished

مثال13

مندرجہ ذیل اطلاع سے اسٹاک کل فروخت نسبت کا تخمینہ لگائیے۔

فروخت: 4,00,000 روپے، اوسط اسٹاک: 55,000 روپے، خالص نقصان نسبت: 10%

حل

فروخت = 4,00,000 روپے

خام نقصان = 4,00,000 روپے کا 10% = 40,000 روپے

بیچے گئے مال کی لاگت = فروخت + خام نقصان

= 4,00,000 روپے + 40,000 روپے = 4,40,000 روپے

اسٹاک کل فروخ نسبت = بیچے گئے مال کی لاگت/ اوسط اسٹاک

= 4,40,000 روپے/ 55,000 روپے

= 8 گنا

© NCERT Not to be Republished

مثال14

ایک کاروباری کے پاس اوسطاً 40,000 روپے کا اسٹاک ہے۔ اس کی اسٹاک کل فروخت 8 گنا ہے۔ اگر وہ مال کو 20% نفع سے بیچتا ہے ہے تو نفع کی رقم کا پتہ لگائیں۔

حل

اسٹاک کل فروخت نسبت = بیچے گئے مال کی لاگت/ اوسط اسٹاک

= بیچے گئے مال کی لاگت/ 40,000 روپے

بیچے گئے مال کی لاگت =40,000 روپے 8

=3,20,000 روپے

فروخت = بیچے گئے مال کی لاگت 100 /80

=3,20,000 100 /80

=4,00,000 روپے

خام نفع =فروخت بیچے گئے مال کی لاگت

=4,00,000 روپے 20,000,3 روپے

80,000 روپے

آپ اسے خود کیجیے

1۔ خام نفع کی رقم کا حساب لگائیے:

اوسط اسٹاک	=	80,000روپے
اسٹاک کل فروخت نسبت	=	6 گنا
قیمت فروخت	=	25%لاگت سے اوپر

2۔ اسٹاک کل فروخت نسبت کا شمار کیجیے۔

سالانہ فروخت	=	2,00,000روپے
خام نفع	=	بیچے گئے مال کی لاگت پر 20%
ابتدائی اسٹاک	=	38,500روپے
اختتامی اسٹاک	=	41,500روپے

© NCERT Not to be Republished

5.8.2 قرض دار (قابل وصول) کل فروخت نسبت

یہ نسبت ادھار فروخت اور قرض داروں کے درمیان تعلق کو ظاہر کرتی ہے۔ اس کا حساب مندرجہ ذیل طریقے پر لگایا جاتا ہے:

قرض دار کل فروخت نسبت = خالص ادھار فروخت/ اوسط کھاتے قابل وصول

جہاں اوسط کھاتہ قابل وصول (قرض دار) = (ابتدائی قرض دار اور قابل وصول بل+اختتامی قرض دار اور قابل وصول بل ہو)

اس پر یہ دھیان دینے کی ضرورت ہے کہ مشکوک قرض کے لیے کوئی بھی اہتمام کرنے سے قبل قرض داروں کو لیا جانا چاہیے۔

اہمیت: کسی فرم کی حالت سیالیت قرض داروں سے وصولیابی کی رفتار (شدت) پر منحصر ہوتی ہے۔ یہ نسبت اس بات کی جانب اشارہ کرتی ہے کہ ایک حسابی مدت میں وصولیابیاں کتنے گنا ہوئیں اور کتنی مرتبہ نقدی میں تبدیل ہوئیں۔ اونچی کل فروخت کا مطلب قرض داروں سے تیزی کے ساتھ فراہمی ہے۔ یہ نسبت اوسط جمع مدت کا حساب لگانے میں بھی معاون ہوتی ہے جس کا حساب مدت سال میں دنوں کو/مہینوں پر تقسیم کرکے قرض دار فروخت (الٹ پھیر) نسبت کے ذریعے کیا جاتا ہے۔

مثال15

مندرجہ ذیل اطلاع سے قرض دار کل فروخت نسبت حل کیجیے۔

کل فروخت	=4,00,000روپے
نقد فروخت	=کل فروخت کا20%
1.4.2016 پر قرض دار	=40,000روپے
31.3.2017رقرض دار	=1,20,000روپے

حل

اوسط قرض دار	=(40,000روپے+1,20,000روپے)/ 2 = 80,000روپے
خالص ادھار فروخت	=کل فروخت نقد فروخت
	=4,00,000روپے-80,000روپے(4,00,000 کا20%)
	=3,20,000روپے
قرض دار کل فروخت نسبت	= خالص ادھار فروخت/ اوسط قرض دار
	=3,20,000روپے/80,000روپے
	=4 گُنا

5.8.3 قرض خواہ (قابل ادائیگی) الٹ پھیر (فروخت) تناسب

قرض خواہ الٹ پھیر (فروخت) تناسب قابل ادائیگی کھاتوں کی ادائیگی کے طریقے کی نشاندہی کرتا ہے کیوں کہ قابل ادا کھاتے ادھار خریداری کی بابت ہی ظہور میں آتے ہیں۔ یہ نسبت ادھار خریداری اور قابل ادا کھاتوں کے درمیان تعلق کو ظاہر کرتی ہے۔اس کا تخمینہ مندرجہ ذیل طریقے پر لگایا جاتا ہے۔

قرض خواہ الٹ پھیر تناسب	= خالص ادھار خریداریاں/ اوسط قابل ادا کھاتے
جس میں اوسط قابل ادا کھاتہ ہے	=(ابتدائی قرض خواہ اور قابل ادا ہنڈی+ اختتامی قرض خواہ اور قابل ادا ہنڈی)2

اہمیت: یہ تناسب اوسط وقفہٴ ادائیگی کو ظاہر کرتا ہے۔کم تناسب کا مطلب ہوتا ہے کہ سپلائر کے ذریعے قرض کی منظوری طویل مدت کے لیے ہے یا سپلائرز کو ادائیگی میں تاخیر ظاہر کر سکتا ہے جو ایک اچھی پالیسی نہیں ہے کیونکہ اس سے کاروبار کی شہرت اثر انداز ہو سکتی ہے۔ادائیگی کی اوسط مدت کا حساب وقفہ سال میں دونوں کی تعداد/قرض خواہ الٹ پھیر نسبت کے فارمولا سے کی جاتی ہے۔

© NCERT Not to be Republished

مثال16

مندرجہ ذیل اعداد وشمار کے ذریعے قرض خواہ کا الٹ پھیر تناسب معلوم کیجیے۔

2016-17 کے دوران ادھار خریداریاں	=12,00,000روپے
1.4.2016 وقرض خواہ	3,00,000روپے
1.4.2016 کو واجب الادا بل	=1,00,000روپے
31-3-2017 کو قرض خواہ	1,30,000=
31-3-2017 کو واجب الادا بل	70,000=

حل

اوسط قرض خواہ =(4,00,000روپے+2,00,000روپے)/2

=3,00,000روپے

قرض خواہ الٹ پھیر نسبت =خالص ادھار خریداریاں/ اوسط قابل ادا کھاتے

=12,00,000روپے/3,00,000روپے

=4 گنا

مثال17

مندرجہ ذیل اطلاع سے پتہ لگائیں—

(i) قرض دار الٹ پھیر (فروخت) نسبت

(ii) اوسط جمع مدت

(iii) قابل ادا الٹ پھیر نسبت

(iv) اوسط ادائیگی مدت

دیے گئے اعداد وشمار:

	(روپے)
فروخت	8,75,000
قرض خواہ	90,000
قابل وصول ہنڈیاں (بل)	48,000
قابل ادا ہنڈیاں (بل)	52,000
خریداریاں	4,20,000
قرض خواہ	59,000

© NCERT Not to be Republished

حل

(i) قرض خواہ الٹ پھیر نسبت = 8,75,000 روپے / (59,000 روپے + 48,000 روپے)

= 8.18 گنا

*ایک اوسط کا حساب لگانے کی غرض سے یہ اعداد وشمار 2 سے تقسیم نہیں کیے گئے ہیں کیونکہ سال کی ابتدا میں قرض دار اور قابل وصول ہنڈیوں کے اعداد وشمار دستیاب نہیں۔ اس لیے سال کے اختتام کے اعداد وشمار دستیاب ہوں تو انھیں ویسے ہی استعمال کریں۔

(ii) اوسط جمع مدت = 365 / قرض دار الٹ پھیر نسبت

= 365 / 18.8

= 45 دن

(iii) قابل ادا اُلٹ پھیر نسبت = خریداریاں / اوسط قرض خواہ

= خریداریاں / (قرض خواہ + قابل ادا ہنڈیاں)

= 4,20,000 روپے / (90,000+52,000)

4,20,000 / 1,42,000

2.96 گنا

(iv) اوسط ادائیگی مدت = 365 / قابل ادا اُلٹ پھیر نسبت

365 / 2.96

123 دن

© NCERT Not to be Republished

5.8.4 سرمایہ کاری (خالص اثاثے) الٹ پھیر (فروخت) نسبت

یہ نسبت فروخت اور کاروبار میں ملوث سرمائے کے درمیان تعلق کو ظاہر کرتا ہے۔ اونچی فروخت کا مطلب بہتر سیالیت اور نفع مندی ہوتا ہے۔ اس کا تخمینہ مندرجہ ذیل طریقے پر لگایا جاتا ہے۔

سرمایہ کاری (خالص اثاثے) نسبت = خالص فروخت/ کاروبار میں لگاہوا سرمایہ

سرمایہ الٹ پھیر جو کہ کاروبار میں لگے سرمائے (خالص اثاثے) کا مطالعہ کرتا ہے۔ مندرجہ ذیل دو الٹ پھیر نسبتوں کے ذریعے پھر سے تجزیہ کیا جاتا ہے:

(a) قائم اثاثے کی الٹ پھیر: اس کا تخمینہ درج ذیل طور پر لگایا جاتا ہے۔

قائم اثاثے کی الٹ پھیر = خالص فروخت/ خالص قائم اثاثے

(b) کاروباری اصل الٹ پھیر: اس کا حساب مندرجہ ذیل طریقے سے لگایا جاتا ہے۔

کاروباری اصل الٹ پھیر = خالص فروخت/ کاروباری اصل

اہمیت: بلند الٹ پھیر، کاروبار میں ملوث سرمایہ، کاروباری اصل اور قائم اثاثے اچھی علامت ہیں اور وسائل کے موثر استعمال سے متعلق ہیں۔ کاروبار میں ملوث سرمائے کے استعمال یا اس معاملہ میں اس کے کسی بھی جز کا الٹ پھیر تناسب ظاہر کرتا ہے۔ اونچی اُلٹ پھیر کارگر استعمال ظاہر کرتا ہے جس کے نتیجے میں کاروبار میں زیادہ سیالیت اور نفع مندی حاصل ہوتی ہے۔

مثال 18

مندرجہ ذیل اطلاع بنیاد پر خالص اثاثے الٹ پھیر، (ii) قائم اثاثے الٹ پھیر اور (iii) کاروباری اصل الٹ پھیر نسبت نکالیے۔

	(روپے)		(روپے)
ترجیحی حصہ سرمایہ	4,00,000	پلانٹ اور مشینری	8,00,000
ایکویٹی حصہ سرمایہ	6,00,000	زمین و بلڈنگ	5,00,000
عام محفوظات	1,00,000	موٹر کار	2,00,000
نفع نقصان کھاتہ	3,00,000	فرنیچر	1,00,000
15% ڈبنچرز	2,00,000	اسٹاک	1,80,000
14% قرض	2,00,000	قرض دار	1,10,000
قرض خواہ	1,40,000	بینک	80,000

© NCERT Not to be Republished

قابل ادا ہنڈی (بل)	50,000	نقد	30,000
بقایا اخراجات	10,000		

2016-17 میں فروخت 30,00,000 تھی

حل

فروخت = 30,00,000 روپے

کاروبار میں ملوث سرمایہ = حصہ سرمایہ+محفوظات+ فاضلات+طویل المدت قرض (یا خالص اثاثے)

= (4,00,000 روپے+ 6,00,000 روپے+ (1,00,000 روپے+ 3,00,000 روپے)

+(2,00,000 روپے+ 2,00,000 روپے)

قائم اثاثے = 18,00,000 روپے

8,00,000 روپے+ 5,00,000 روپے+ 2,00,000 روپے+ 1,00,000 روپے= 16,00,000 روپے

کاروباری اصل = رواں اثاثے۔رواں واجبات

= 4,00,000 روپے۔ 2,00,000 روپے= 2,00,000 روپے

خالص اثاثہ الٹ پھیر نسبت = 30,00,000 روپے/ 18,00,000 روپے =1.67 گنا

قائم اثاثے الٹ پھیر نسبت = 30,00,000 روپے/ 16,00,000 روپے =1.88 گنا

کاروباری اصل الٹ پھیر نسبت = 30,00,000 روپے/ 2,00,000 روپے =15 گنا

© NCERT Not to be Republished

اپنی معلومات کی جانچ کیجیے—III

(i) ادھار اور جمع پالیسیوں کی تشخیص میں ——— مفید ہوتا ہے۔

A۔ اوسط ادائیگی مدت

B۔ رواں نسبت

C۔ اوسط جمع مدت

D۔ رواں اثاثہ الٹ پھیر

(ii) ——— فرم کے مال نامے (ذخیرہ) کی سرگرمی کی پیمائش کرتا ہے/کرتی ہے۔

A۔ اوسط جمع مدت

B۔ ذخیرہ الٹ پھیر

C۔ سیالیت نسبت

D۔ رواں نسبت

(iii) ——نسبت ظاہر کر سکتی ہے کہ فرم کو اسٹاک آؤٹ اور لاسٹ سیلز کا تجربہ ہو رہا ہے۔

A۔ اوسط ادائیگی مدت

B۔ ذخیرہ الٹ پھیر

C۔ اوسط جمع مدت

D۔ فوری

(iv) اے بی سی کمپنی اپنے صارفین کے لیے ادھار کی مدت 45 دن بڑھاتی ہے۔ اس حالت میں اسے خراب وصولی تصور کیا جائے گا اگر اس کی اوسط وصولی مدت —— دن ہوگی۔

A۔ 30 دن

B۔ 36 دن

C۔ 47 دن

D۔ 57 دن

(v) —— خصوصاً اوسط ادائیگی مدت میں دلچسپی رکھتے ہیں کیونکہ یہ انھیں فرم کے ------------------ بل ادائیگی کے طریقے کا شعور فراہم کرتے ہیں۔

A۔ گراہک

B۔ اسٹاک ہولڈرز

C۔ قرض دہندگان اور رسد کنندہ

D۔ مقروض اور خریدار

(vi) —— نسبت فرم کے طویل مدت تک چلنے والے عمل کے سلسلے میں تنقیدی معلومات فراہم کراتی ہے۔

A۔ سیالیت (نقد)

B۔ سرگرمی

C۔ مقدرت

D۔ نفع مندی

© NCERT Not to be Republished

5.9 نفع مندی نسبت

نفع مندی یا مالیاتی کارگزاری کی خصوصاً آمدنی گوشوارے میں تلخیص کی جاتی ہے۔نفع مندی نسبت کا حساب کسی کمپنی کی کمائی کی گنجائش کے تجزیے کے لیے لگایا جاتا ہے جو کاروبار میں لگے وسائل کے استعمال کا نتیجہ ہوتا ہے۔نفع اور کارگزاری کے جو کاروبار میں ملوث وسائل کا استعمال ہے ان کے درمیان ایک قریبی تعلق ہے۔کاروبار کی نفع مندی کا جائزہ لینے کے لیے عام طور پر استعمال کیے جانے والی نسبت یہ ہیں:

1۔ خام نفع نسبت
2۔ تعمیلی (عملی) نسبت
3۔ عملی نفع نسبت
4۔ خالص نفع نسبت
5۔ سرمایہ کاری پر حاصل (ROI) یا کاروبار میں ملوث سرمایے پر حاصل (POCE)
6۔ خالص مالیت پر حاصل (RONW)
7۔ فی حصہ کمائی
8۔ اندراجاتی قیمت فی حصہ
9۔ منافع ادائیگی نسبت
10۔ قیمت کمائی نسبت

© NCERT Not to be Republished

5.9.1 خام نفع نسبت

فروخت پر فی صد کے طور پر خام نفع کا تخمینہ گنجائش جاننے کے لیے کیا جاتا ہے۔اس کا شمار مندرجہ ذیل طریقے پر کیا جاتا ہے۔

خام نفع نسبت = خام نفع / خالص فروخت 100

اہمیت: یہ فروخت شدہ پیداوار (اشیا) پر خام گنجائش ظاہر کرتا ہے۔اس کے تقابل کے لیے کوئی معیاری نمونہ نہیں ہے۔ یہ نسبت کاروباری اور غیر کاروباری اخراجات وغیرہ کا احاطہ کرنے کے لیے دستیاب گنجائش بھی ظاہر کرتی ہے۔خام نفع نسبت میں تبدیلی قیمت فروخت یا فروخت کی لاگت یا دونوں کے مجموعہ سے ہوسکتی ہے۔ایک کم نسبت غیر موافق خرید وفروخت کی پالیسی کو ظاہر کرتی ہے۔بلند خام نفع نسبت ہمیشہ ایک اچھی علامت ہوتا ہے۔

مثال 19

2016 ے لیے مندرجہ ذیل اطلاع دستیاب ہے۔ خام نفع نسبت کا حساب لگائیے۔

	(روپے)
نقد فروخت	25,000
قرض	75,000
خریداریاں: نقد	15,000
ادھار	60,000
داخلی بار برداری	2,000
تنخواہیں	25,000
اسٹاک میں کمی	10,000
باہری واپسی (حاصل)	2,000
مزدوری	5,000

حل

فروخت = نقدی فروخت + ادھار فروخت

= 25,000 روپے + 75,000 روپے = 1,00,000 روپے

خالص خریداریاں = نقد خریداریاں + ادھار خریداریاں باہری حاصل

= 15,000 روپے + 60,000 روپے – 2,000 روپے = 73,000 روپے

فروخت کی لاگت = خریداریاں + (ابتدائی اسٹاک اختتامی اسٹاک) + بلاواسطہ اخراجات

\+ خریداریاں + اسٹاک میں کمی + بلاواسطہ اخراجات

= 73,000 روپے + 10,000 روپے + (2,000 روپے + = 5,000 روپے)

= 90,000 روپے

خام نفع = فروخت فروخت لاگت = 1,00,000 روپے – 90,000 روپے

= 10,000 روپے

خام نفع نسبت = خام نفع / خالص فروخت 100

= 10,000 روپے / 1,00,000 روپے 100

= 10%

© NCERT Not to be Republished

5.9.2 عملی نسبت

اس نسبت کا شمار فروخت کے تعلق سے عمل لاگت کا تجزیہ کرنے کے لیے کیا جاتا ہے۔ اس کو مندرجہ ذیل طور پر حل کیا جاتا ہے:

عملی تناسب = (فروخت لاگت + کاروباری اخراجات) / خالص فروخت × 100

کاروباری اخراجات میں دفتری اخراجات، انتظامیہ اخراجات، فروخت اخراجات اور تقسیم اخراجات شامل ہوتے ہیں۔

عمل لاگت کا تعین: غیر عملی آمدنی اور اخراجات جیسے کہ اثاثوں کی فروخت پر نقصان، ادا کیا گیا سود، وصول منافع، آگ لگنے سے نقصان، سٹہ سے فائدہ وغیرہ کو خارج کر کے کیا جاتا ہے۔

5.9.3 تعیلی نفع نسبت

اس کا شمار تعیلی حاشیہ کو ظاہر کرنے کے لیے کیا جاتا ہے اس کا شمار بلاواسطہ یا تعیلی نفع حاصل تفریق نسبت کے طور پر بھی کیا جا سکتا ہے۔

تعیلی نفع نسبت = 100 – تعیلی نسبت

بصورت دیگر اس کا شمار مندرجہ ذیل طریقے پر کیا جا سکتا ہے۔

تعیلی نفع نسبت = تعیلی نفع / فروخت × 100

اس میں تعیلی نفع ہے = فروخت عمل لاگت

اہمیت: تعیلی نسبت کا شمار فروخت کے تعلق سے مالی خرچ سے مستثنٰی عمل لاگت کو بتانے کے لیے کیا جاتا ہے۔ اس کا ضمنی نتیجہ ''تعیلی نفع نسبت'' ہے۔ یہ کاروباری کارگزاری کا تجزیہ کرنے میں مدد کرتی ہے اور کاروبار کی عملی کارکردگی پر روشنی ڈالتی ہے۔ یہ درون فرم اور بیرون فرم بھی موازنہ کرنے کے لیے بہت مفید ہے۔'' کم تر تعیلی نسبت بہت اچھی علامت ہوتی ہے۔

© NCERT Not to be Republished

مثال 20

دی گئی مندرجہ ذیل اطلاع کے ذریعے خام نفع نسبت اور عمل نسبت کا حساب لگائیے:

	(روپے)
فروخت	3,40,000 روپے
فروخت کیے گئے مال کی لاگت	1,20,000 روپے
فروخت اخراجات	80,000 روپے
انتظامیہ اخراجات	40,000 روپے

خام نفع نسب اور عملی نسبت کا حساب لگائیے۔

حل

خام نفع = فروخت فروخت شدہ مال کی لاگت

= 3,40,000روپے-1,20,000روپے

= 2,20,000روپے

خام نفع نسبت = $\frac{\text{خام نفع}}{\text{فروخت}}$ x 100

= $\frac{\text{2,20,000روپے}}{\text{3,40,000روپے}}$ x 100

= 64.71فی صد

کاروباری خرچ = فروخت شدہ مال کی لاگت+فروخت اخراجات+انتظامی اخراجات

= 1,20,000روپے+80,000روپے+40,000روپے

= 2,40,000روپے

کاروباری (تعمیلی) تناسب= $\frac{\text{کاروباری اخراجات}}{\text{خالص فروخت}}$ 100

= $100\times\frac{2,40,000}{3,40,000}$

= 70.59ی صد

5.9.4 خالص نفع نسبت

خالص نفع نسبت نفع سبھی شامل نظریوں پر منحصر ہوتا ہے۔ یہ کاروباری اور غیر کاروباری آمدنی وخرچ کے بعد خالص نفع کا فروخت سے تعلق ظاہر کرتا ہے۔ اس کا شمار مندرجہ ذیل طور پر کیا جاتا ہے:

خالص نفع نسبت = خالص نفع/فروخت x 100

عام طور پر نفع ٹیکس کے بعد نفع (PAT) کو ظاہر کرتا ہے۔

اہمیت: یہ فروخت کے تعلق سے خالص نفع حاشیہ پیمانہ ہوتا ہے۔ نفع مندی ظاہر کرنے کے سوا یہ سرمایہ کاری حاصل کا تخمینہ لگانے کا ایک اہم متغیرہ ہے۔ اس سے کاروبار کی مکمل کارکردگی ظاہر ہوتی ہے اور سرمایہ کاروں کے نظریے کے اعتبار سے اس کی بہت اہمیت ہوتی ہے۔

© NCERT Not to be Republished

مثال 21

ایک کمپنی کا خام نفع نسبت 25% ہے۔ اس کی ادھار فروخت 20,00,000 روپے ہے اور نقد فروخت کل فروخت کا 10% ہے اگر کمپنی کے بلاواسطہ اخراجات 50,000 روپے تھے تو خالص نفع نسبت کا حساب لگائیے۔

حل

نقد فروخت	=	20,00,000 روپے 90/10
	=	2,22,222 روپے
لہٰذا کل فروخت ہوئی	=	22,22,222 روپے
خام نفع = 25. 2,22,222 روپے	=	5,55,555 روپے
خالص نفع	=	5,55,555 روپے – 50,000
	=	5,05,555 روپے
خالص نفع نسبت	=	خالص نفع/فروخت 100
	=	5,05,555 روپے / 22,22,222 روپے x 100
	=	22.75 فی صد

5.9.5 استعمال پونجی یا سرمایہ کاری پر معاوضہ (نفع) (ROCE یا ROI)

یہ نسبت کسی کاروباری ادارے کے ذریعے فنڈ (نقد) کے مکمل استعمال کی وضاحت کرتی ہے۔ استعمال پونجی سے مراد کاروبار میں لگے طویل المدت فنڈ اور اس میں حصہ داروں کا فنڈ، ڈبنچر ز اور طویل المدت قرض شامل ہیں۔ بہ صورت دیگر استعمال پونجی کو غیر فرضی اثاثوں اور رواں واجبات کے کل میزان کے طور پر لیا جا سکتا ہے۔ اس نسبت کو حل کرنے سے مراد ٹیکس اور سود قبل منافع سے ہے۔ لہٰذا اسے مندرجہ ذیل طریقے پر حل کیا جاتا ہے:

سرمایہ کاری پر معاوضہ (حاصل) (یا لگا ہوا سرمایہ) = ٹیکس اور سود سے قبل نفع / استعمال سرمایہ x 100

اہمیت: یہ نسبت کاروبار میں لگے سرمائے کا پیمانہ معاوضہ ہے۔ یہ حصہ داروں، حامل ڈبنچر ز اور طویل المدت واجبات کے ذریعے سپرد کیے گئے فنڈ کے استعمال کے ذریعے کاروبار کی کارکردگی کا اظہار کرتی ہے۔ درمیان فرم تقابل کے لیے استعمال پونجی پر معاوضہ اچھی نفع مندی کا پیمانہ تصور کیا جاتا ہے۔ یہ اس بات کی تشخیص میں بھی مدد کرتی ہے کہ آیا ادا کیے گئے سود کی شرح کے مقابلے میں کاروبار میں لگے سرمایہ پر فرم زیادہ معاوضہ حاصل کر رہی ہے یا نہیں۔

© NCERT Not to be Republished

5.9.6 حصہ داروں کے فنڈ پر معاوضہ

یہ نسبت حصہ داروں کے نقطۂ نگاہ سے بہت اہمیت کی حامل ہے۔ اس سے یہ پتہ چلتا ہے کہ حصہ داروں کے ذریعے فرم میں کی گئی سرمایہ کاری پر مناسب معاوضہ (حاصل) مل رہا ہے یا نہیں۔ یہ سرمایہ کاری پر معاوضہ سے زیادہ ہونا چاہیے ورنہ اس کا مطلب ہوگا کہ کمپنی کے فنڈ کو منافع بخش طور پر لگایا گیا ہے۔ حصہ داروں کے نقطۂ نظر سے نفع مندی کی بہتر پیمائش کل حصہ داروں کے فنڈ پر معاوضہ کا تعین کرکے کی جاسکتی ہے۔

اسے خالص مالیت پر معاوضہ (RONW) کی اصطلاح سے بھی نوازا جاتا ہے جس کو مندرجہ ذیل طور پر حل کیا جاتا ہے۔

$$\text{حصہ داروں کے فنڈ پر معاوضہ} = \frac{\text{ٹیکس کے بعد نفع}}{\text{حصہ داروں کا فنڈ}}$$

© NCERT Not to be Republished

5.9.7 فی حصہ کمائی

اس نسبت کی تعریف مندرجہ ذیل کی گئی ہے—

EPS = ایکوٹی حصص کے لیے دستیاب نفع / ایکوٹی حصص کی تعداد

اس سلسلے میں کمائی کا مطلب ہے ایکوٹی حصہ داروں کو دستیاب نفع جس کا حساب ترجیحی حصص منافع کو ٹیکس کے بعد نفع میں منہا کیا جاتا ہے۔ یعنی (ٹیکس کے بعد نفع ترجیحی حصص پر منافع)

یہ نسبت ایکوٹی حصہ داروں کے نقطۂ نظر سے بہت اہمیت رکھتی ہے اور اسی طرح اسٹاک مارکیٹ میں شیئر کی قیمت بھی۔ یہ دیگر فرموں کے ساتھ معقولیت اور منافع کی استعداد کے تقابل میں بھی مددگار رہوتی ہے۔

5.9.8 فی حصہ اندراجاتی مالیت (قدر)

اس نسبت کو مندرجہ ذیل طریقے سے معلوم کیا جاتا ہے—

اندراجاتی مالیت فی حصہ = ایکوٹی حصہ دار کا فنڈ / ایکوٹی حصص کی تعداد

ایکوٹی حصہ دار کو ترجیحی حصہ سرمایہ میں سے حصہ دار فنڈ کو کم کرکے ظاہر کیا جاتا ہے (حصہ دار فنڈ ترجیحی حصہ سرمایہ) یہ نسبت بھی ایکوٹی حصہ داروں کے نقطۂ نظر سے اہم ہے کیوں کہ حصہ داروں کو اپنی حد بندی کی قیمت کا اندازہ ہوتا ہے اور ساتھ ہی یہ نسبت بازار قیمتوں کو متاثر کرتی ہے۔

5.9.9 منافع ادائیگی نسبت

یہ کمائی کے تناسب سے متعلق ہے جو حصہ داروں کے برخلاف تقسیم کیا جاتا ہے۔ اسے مندرجہ ذیل طریقے پر معلوم کیا جاتا ہے—

$$\text{منافع ادائیگی نسبت} = \frac{\text{فی حصہ منافع}}{\text{فی حصہ کمائی}}$$

اس سے کمپنی کی منافع پالیسی اور مالک اکیوٹی میں نمو (اضافہ) کا پتہ چلتا ہے۔

5.9.10 قیمت کمائی نسبت

اس نسبت کی تعریف ذیل میں کی گئی ہے۔

P/E نسبت = حصہ کی بازاری قیمت/ فی حصہ کمائی

مثال کے طور پر اگر X کمپنی کا -/10 EPS روپے ہے اور بازاری قیمت فی حصہ 100 روپے ہے تو قیمت کمائی نسبت (10 (10/100 ہوگی۔ یہ فرم کی کمائی میں اضافہ اور بازاری قیمت کی معقولیت کے بارے میں سرمایہ کاروں کی امیدوں کو منعکس کرتی ہے۔ P/E نسبت صنعت درصنعت ہے اور ایسی صنعت میں کمپنی در کمپنی بدلتی رہتی ہے جو سرمایہ کاروں کے اس کے مستقبل کے ادراک یا سمجھ پر منحصر ہوتی ہے۔

© NCERT Not to be Republished

مثال 22

مندرجہ ذیل اطلاع سے سرمایہ کاری پر معاوضہ (نفع) معلوم کیجیے۔

	روپے		روپے
حصہ سرمایہ: اکیوٹی حصص (10 روپے)	4,00,000	رواں واجبات	1,00,000
12% ترجیحی حصص	1,00,000	حصص پر بٹہ	5,000
عام محفوظات	1,89,000	قائم اثاثے	9,50,000
10% ڈبنچرز	4,00,000	رواں اثاثے	2,34,000

حصہ دار فنڈ پر معاوضہ، فی حصہ کمائی (EPS) فی حصہ اندراجاتی مالیت اور P/E نسبت بھی معلوم کریں اگر حصہ کی بازاری قیمت 34 روپے اور ٹیکس کے بعد خالص نفع 1,50,000 اور ٹیکس کی رقم 50,000 روپے ہے۔

حل

سود اور ٹیکس سے قبل نفع = 1,50,000 روپے + ڈبنچر سود + ٹیکس

= 50,000+40,000+1,50,000

= 2,40,000 روپے

کاروبار میں لگا سرمایہ = ایکویٹی حصہ سرمایہ + ترجیحی حصہ سرمایہ + محفوظات + ڈبنچرز حصص پر بٹہ

= 4,00,000 روپے + 1,00,000 روپے + 1,89,000 روپے

+4,00,000 روپے − 5,000 روپے = 10,84,000

سرمایہ کاری پر معاوضہ = سود اور ٹیکس سے قبل نفع / کاروبار میں لگا سرمایہ 100

= 2,40,000 روپے / 10,84,000 روپے 100

= 22.14 فی صد

حصہ داروں کے فنڈ پر معاوضہ = ٹیکس بعد نفع / حصہ داروں کا سرمایہ 100

= 1,50,000 روپے / 6,84,000 روپے 100

= 13.84 فی صد

فی حصہ کمائی (ای پی ایس) = ایکویٹی حصہ داروں کے لیے دستیاب منافع / ایکویٹی حصص کی تعداد

= 1,38,000 روپے / 40,000 روپے = 3.45

ایکویٹی حصہ داروں کے لیے دستیاب نفع = ٹیکس کے بعد نفع ترجیحی منافع

= 1,50,000 روپے − 12,000 روپے = 1,38,000 روپے

پی/ای نسبت = حصہ کی بازاری قیمت / فی حصہ کمائی

= 3.45/34

= 9.86 گنا

فی حصہ اندراجاتی مالیت = ایکویٹی حصہ دار فنڈ / ایکویٹی حصص کی تعداد

اس طرح فی حصہ اندراجاتی مالیت = 5,84,000/40,000 حصص = 14.60

© NCERT Not to be Republished

یہاں یہ امر قابل غور ہے کہ مختلف نسبت ایک دوسرے سے قریبی ارتباط رکھتی ہیں۔ کبھی کبھی دو یا دو سے زیادہ نسبت کی مجموعی معلومات دی ہوتی ہے اور کچھ گم شدہ اعداد وشمار کا حساب لگانا ہوتا ہے۔ اس طرح کی صورت حال میں گم شدہ اعداد وشمار کا پتہ لگانے میں نسبت کا فارمولہ مددگار رہوتا ہے۔ (ملاحظہ فرمائیں مثال 23 اور 24)

مثال 23

مندرجہ ذیل معلومات کے ذریعے ایک کمپنی کے رواں اثاثوں کا حساب لگائیے۔

اسٹاک الٹ پھیر نسبت = 4 گنا

اختتامی اسٹاک جو ابتدائی اسٹاک سے 20,000 روپے زیادہ ہے۔
فروخت 3,00,000 روپے اور خام نفع نسبت فروخت کا 20 فی صد ہے۔

رواں واجبات = 40,000 روپے

فوری نسبت **= 0.75:1**

حل

بیچے گئے مال کی لاگت	=	فروخت خام نفع
	=	3,00,000 روپے -(3,00,000 روپے 20%)
	=	3,00,000 روپے -60,000 روپے
	=	2,40,000 روپے
اسٹاک الٹ پھیر نسبت	=	بیچے گئے مال کی لاگت/اوسط اسٹاک
اوسط اسٹاک	=	بیچے گئے مال کی لاگت/اوسط اسٹاک
	=	2,40,000 روپے/4=60,000 روپے
اوسط اسٹاک	=	(ابتدائی اسٹاک+اختتامی اسٹاک)/2
60,000 روپے	=	(ابتدائی اسٹاک+ابتدائی اسٹاک+20,000 روپے)/2
60,000 روپے	=	ابتدائی اسٹاک+10,000 روپے
ابتدائی اسٹاک	=	50,000 روپے
اختتامی اسٹاک	=	70,000 روپے
نقد نسبت	=	نقد اثاثے/رواں واجبات
.75	=	نقد اثاثے/40,000 روپے
نقد نسبت	=	40,000 روپے .75=30,000 روپے
رواں اثاثے	=	نقد اثاثے+اختتامی اسٹاک
	=	1,00,000=70,000+30,000 روپے

© NCERT Not to be Republished

مثال 24

رواں نسبت 2.5:1 ہے۔ رواں اثاثے 50,000 روپے کے ہیں اور رواں واجبات 20,000 روپے ہیں۔ 2:1 نسبت لانے کے لیے رواں اثاثوں میں کتنی کمی لانی چاہیے؟

حل

رواں واجبات	=	20,000روپے
2:1نسبت کے لیے رواں اثاثے ہونے چاہئیں = 20,000x2		40,000روپے
رواں اثاثوں کی موجودہ سطح	=	50,000روپے
لازمی زوال (کمی)	=	40,000–50,000روپے
	=	10,000روپے

مثال25

31مارچ 2017 کوایک کمپنی نے اپنے کھاتے کی کتابوں سے درج ذیل معلومات فراہم کی ہیں۔

تفصیلات	روپے
اندراجات	1,00,000
مجموعی موجودہ اثاثے	1,60,000
شیئر ہولڈرز فنڈ	4,00,000
13%ڈبینچرز	3,00,000
موجودہ واجبات	1,00,000
ٹیکس سے قبل کا خالص نفع	3,51,000
تحصیلات سے محصول کی لاگت	5,00,000

© NCERT Not to be Republished

حساب لگائیں:

(i) موجودہ تناسب

(ii) سیال تناسب

(iii) قرض ایکویٹی تناسب

(iv) احاطہ سود کا تناسب

(v) اندراجات کی الٹ پھیر کا تناسب

(i) موجودہ تناسب = موجودہ اثاثے / موجودہ واجبات

= 1,60,000 روپے / 1,00,000 روپے 1.6:1

(ii) سیال اثاثے = موجودہ اثاثے - اندراجات

= 1,60,000 روپے - 1,00,000 روپے

= 60,000 روپے

سیال تناسب = سیال اثاثے / موجودہ واجبات

= 60,000 روپے / 1,00,000 روپے 1: 0.6

(iii) قرض ایکوٹی تناسب = طویل مدتی قرضہ / شیئر ہولڈرز فنڈ

= 3,00,000 روپے

(iv) سود اور ٹیکس سے قبل خالص نفع = ٹیکس سے قبل خالص نفع + طویل مدتی قرضے پر سود

= 3,51,000+(3,00,000 پر 13%)

= 3,51,000+39,000=3,90,000 روپے

احاطہ سود کا تناسب = سود اور ٹیکس سے قبل خالص نفع / طویل مدتی قرضے پر سود

= 3,90,000 روپے / 39000 = 10 گنا

اندراجی الٹ پھیر کا تناسب = تشفیلات سے محصول کی لاگت / اوسط اندراج

= 5,00,000 روپے / 1,00,000 روپے = 5 گنا

نوٹ: شروع اور اختتام کے اندراجات نہ ہونے کی صورت میں اسے اوسط اندراج سمجھا جائے گا۔

© NCERT Not to be Republished

مثال26

درج ذیل معلومات سے (i) فی شیئر کمائی (ii) فی شیئرز کی کتابی ویلو (iii) ڈیویڈنڈ ادائگی کا تناسب اور (iv) کمائی قیمت کی تناسب کا حساب لگائیں۔

تفصیلات	روپے
10 روپے فی شیئر کی قیمت کے 70,000 شیئرز	7,00,000
ٹیکس کے بعد لیکن ڈیویڈنڈ سے پہلے خالص نفع	1,75,000
15% ڈیویڈنڈ کے اعلان کے بعد شیئر کی بازاری قیمت	13

حل

(i) کمائی فی شیئر = اکیوٹی شیئر ہولڈرز کے لیے دستیاب نفع / اکیوٹی شیئرز کی تعداد

= 1,75,000 روپے / 70,000 روپے = 2.50

(ii) فی شیئر کی کتابی ویلو = اکیوٹی شیئر ہوڈرز فنڈ / اکیوٹی شیئرز کی تعداد

= 8,75,000 روپے / 70,000 روپے = 12.50

(iii) ڈیونڈ ادائگی کا تناسب = فی شیئر ڈیویڈنڈ / فی شیئر کمائی

= 150 / 2.50 = 0.6

(iv) کمائی کی قیمت کا تناسب = ایک شیئر کی بازارو یلو / کمائی فی شیئر

= 13 / 2.50 = 5.20

© NCERT Not to be Republished

باب میں متعارف کرائی گئی اصطلاحات

1۔	نسبت تجزیہ	Ratio Analysis	8۔	اکیوٹی (حصص داروں کا فنڈ)	Eqity (Shaeholders Founds)
2۔	سیالیت (نقد) نسبت	Liquidity Ratios	9۔	خالص مالیت پر حاصل (نفع)	Return on Net Worth
3۔	مقدرت (ساکھ داری) نسبت	Solvency Ratios	10۔	اوسط جمع مدت	Average Collection Perion
4۔	سرگرمی نسبت	Activity Ratios	11۔	قابل وصول (وصولیابیاں)	Receivables
5۔	نفع مندی نسبت	Profitability Ratios	12۔	الٹ پھیر (کل فروخت) نسبت	Turnover Ratios
6۔	سرمایہ کاری پر حاصل (معاوضہ/نفع)(ROI)	Return on Investment (ROI)	13۔	سرگرمی نسبت	Efficient Ratios
7۔	فوری اثاثے	Quick Assets	14۔	ادائیگی منافع	Dividend Payout

خلاصہ

مالیاتی گوشواروں کا تجزیہ: ان گوشواروں کو استعمال کرنے والوں کو ضروری قدر اضافہ مہیا کرانے کے لیے یہ بنیادی حسابی عمل کا ایک سالم حصہ ہے۔

نسبت تجزیہ: مالیاتی گوشوارہ تجزیہ کا ایک اہم ذریعہ نسبت تجزیہ ہے۔ حساب داری نسبت دو حسابی اعداد کے درمیان تعلق ظاہر کرتی ہیں۔

نسبت تجزیہ کا مقصد: نسبت تجزیہ کا مقصد کاروبار کی نفع مندی، سیالیت، مقدرت اور سطح سرگرمی کا ایک گہرا تجزیہ فراہم کراتا ہے۔

نسبت تجزیہ کے فوائد: نسبت تجزیہ کئی طرح کے فوائد مہیا کراتا ہے جس میں مالیاتی گوشوارہ تجزیہ، فیصلہ لینے کی قوت کو سمجھنے میں مدد، پیچیدہ اعداد و شمار کی تسہیل اور تعلق قائم کرنے، تقابلی تجزیہ میں معاونت کرنے، مسائل والے حلقوں کی شناخت (SWOT) تجزیے کے لائق بناتا اور مختلف تقابل فراہم کراتا ہے۔

نسبت تجزیے کی قیود/ حدود: نسبت تجزیے کی بہت ساری قیود ہیں۔ کچھ تو حسابی اعداد و شمار پر منحصر بنیادی حدود کی وجہ سے ہوتی ہیں، جن پر یہ انحصار کرتے ہیں۔ دوسرے مجموعے میں فی زمرہ نسبت تجزیہ کی پابندیاں شامل ہوتی ہیں۔ پہلے مجموعے میں تاریخی تجزیہ، تبدیلیٔ قیمت سطح کو مسترد کرتا، صنعتی یا غیر مالیاتی پہلوؤں کو نظر انداز کرنا، حسابی اعداد و شمار کی بندشیں، حساب داری عمل میں تغیرات اور پیش گوئی وغیرہ جیسے عوامل شامل ہیں۔ دوسرے زمرے میں ذرائع نہ کہ انتہا، مسائل کو حل کرنے کی اہلیت کا فقدان، معیاری تعریفوں کا فقدان، کلی طور پر مروّج معیاری سطح اور غیر متعلق یا بے ربط اعداد و شمار پر منحصر نسبت جیسے عوامل شامل ہوتے ہیں۔

© NCERT Not to be Republished

اقسام نسبت: نسبت مختلف قسم کی ہوتی ہیں جیسے سیالیت (نقد)، مقدرت (ساکھ داری)، سرگرمی اور نفع مندی نسبت، سیالیت (نقد) نسبت، رواں نسبت اور ایسڈ ٹیسٹ نسبت (فوری جانچ کا تناسب) پر مشتمل ہوتی ہے۔ مقدرت (ساکھ داری) نسبت کا تخمینہ کاروبار کی اہلیت کا تعین کرنے کے لیے لگایا جاتا ہے کہ وہ قلیل المدت قرض کے بجائے طویل مدتی قرضوں کی خدمات پوری کر پائیں گے یا نہیں۔ یہ قرض ایکویٹی نسبت، کل اثاثے قرض نسبت، مالکانہ نسبت اور سودا حاطگی نسبت پر مشتمل ہوتے ہیں۔ الٹ پھیر (کل فروخت) نسبت بنیادی پر کاروبار میں کی گئی زیادہ فروخت یا الٹ پھیر کی اہلیت کے ذریعے خصوصیت کے ساتھ سرگرمی سطح کو ظاہر کرتی ہے اور اس میں اسٹاک الٹ پھیر اور قرض دار (قابل وصول) الٹ پھیر (فروخت)، کاروباری اصل الٹ پھیر، قائم اثاثے الٹ پھیر، رواں اثاثہ الٹ پھیر (فروخت) شامل ہوتے ہیں۔ نفع مندی نسبت کا تخمینہ کاروباری کی استعدادِ آمدنی کا تجزیہ کرنے کے لیے لگایا جاتا ہے جو کہ کاروباروں میں لگے وسائل کے استعمال کا نتیجہ ہوتا ہے۔ دیگر نسبتوں میں خام منافع نسبت، عمل کاری نسبت، خالص نفع نسبت، سرمایہ کاری (کاروبار میں لگا سرمایہ) پر حاصل (منافع)، فی حصہ کمائی (نفع)، فی حصہ اندراجاتی مالیت، فی حصہ منافع اور قیمت کمائی (آمدنی) نسبت شامل ہوتے ہیں۔

© NCERT Not to be Republished

مشق کے لیے سوالات

مختصر جواب تحریر کیجیے

1۔ نسبت تجزیے سے آپ کی کیا مراد ہے؟

2۔ نسبت کی مختلف قسمیں کون کون سی ہیں؟

3۔ مندرجہ ذیل کے مطالعہ سے آپ کیا تعلق قائم کریں گے؟

(a) ذخیرہ الٹ پھیر (کل فروخت)

(b) قرض دار الٹ پھیر (کل فروخت)

(c) قابل ادا الٹ پھیر (کل فروخت)

(d) کاروباری اصل الٹ پھیر

4۔ جب ہم ایک پرچون کی دکان کا تجزیہ کرتے ہیں تو وہاں مال نامہ (ذخیرہ) نسبت ایک بیمہ کمپنی کے مقابلے میں زیادہ اہم کیوں ہوگا؟

5۔ کسی کاروباری فرم کی سیالیت اس کی طویل المدت ذمے داریوں کو واجب الادا ہونے پر مطمئن کرنے کی اہلیت کے ذریعے ناپی جاتی ہے۔ تبصرہ کیجیے۔

6۔ ایک مال نامہ کی اوسط عمر مال نامہ کے اوسط وقت کے طور پر فرم کے ذریعہ دکھائی جاتی ہے یا مال نامہ فروخت کے دنوں کی تعداد کے اوسط کے طور پر ہوتا ہے۔ وضاحت کیجیے۔

وضاحت کے ساتھ جوابات لکھیے

1۔ مالیاتی نسبت تجزیہ کا استعمال کرنے والے کون لوگ ہوتے ہیں؟ ان کے لیے نسبت تجزیے کی اہمیت کی وضاحت کیجیے۔

2۔ سیالیت نسبت کسے کہتے ہیں؟ رواں اور نقد نسبت کی اہمیت پر تبصرہ کیجیے۔

3۔ آپ کسی فرم کی حالت مقدرت کا مطالعہ کیسے کریں گے؟

4۔ اہم نفع مندی نسبت کون سی ہوتی ہیں؟ ان کا حساب کیسے لگایا جاتا ہے؟

5۔ مالیاتی نسبت تجزیہ، چار تجزیہ کار گروہوں کے ذریعے رجوع کیے جاتے ہیں۔ منصرم، ا کیوٹی سرمایہ کار، طویل المدت قرض خواہ اور قلیل المدت قرض خواہ۔ ان میں سے ہر ایک گروہ کی نسبت کی تشخیص کا بنیادی مقصد کیا ہے؟

6۔ رواں نسبت عام سیالیت کی بہتر پیمائش تبھی مہیا کراتی ہے جب ایک فرم کا مال نامہ آسانی سے نقد میں تبدیل نہ ہو سکے۔ اگر مال نامہ نقد ہے تو تمام سیالیت کے لیے فوری نسبت ایک ترجیحی پیمائش ہے۔ وضاحت کیجیے۔

© NCERT Not to be Republished

عددی (Numerical) سوالات

1۔ 31 مارچ 2017 کو راج آئل ملز لمیٹڈ کی بیلنس شیٹ درج ذیل تھی۔ اس کے موجودہ تناسب کا حساب لگائیں۔

تفصیلات	روپے
i- ا کیوٹی اور واجبات	
1- شیئر ہولڈرز فنڈ	
(a) شیئر سرمایہ	7,90,000
(b) ریزروا ور زائد	35,000
2- موجودہ واجبات	
قابل اور تجارت	72,000
کل	8,97,000
ii- اثاثے	
1- غیر موجودہ اثاثے	
- ثابت اثاثے	
- مرئی اثاثے	7,53,000

2-موجودہ اثاثے	
(a)اندراجات	55,800
(b) قابل وصول تجارت	28,800
(c) نقد اور نقد کے مساوی	59,4000
ٹوٹل	**8,97,000**

(**جواب:** موجودہ تناسب 2:1 ہے۔)

2۔ 31 مارچ 2017 کو ٹائٹل مشین لمیٹڈ کی بیلنس شیٹ درج ذیل ہے۔

تفصیلات	روپے
I. ایکوٹی اور واجبات	
1- شیئر ہولڈرز فنڈ	
(a) شیئر سرمایہ	24,00,000
(b) ریزرو اور زائد	6,00,000
2- غیر موجودہ واجبات	9,00,000
طویل مدتی ادھار	
3- موجودہ واجبات	
(a) قلیل مدتی ادھار	6,00,000
(b) قابل ادا تجارت	23,40,000
(c) قلیل مدتی انتظامات	6,90,000
II. اثاثے	
1- غیر موجودہ اثاثے	
- ثابت اثاثے	
- مرئی اثاثے	45,00,000
2- موجودہ اثاثے	
(a)اندراجات	12,00,000
(b) قابل وصول تجارت	9,00,000

© NCERT Not to be Republished

(c) نقد اور نقد کے مساوی	2,28,000
(d) قلیل مدتی قرضے اور پیشگیاں	72,000
ٹوٹل	**69,00,000**

(**جواب:** رواں نسبت 8:1، نقد نسبت 0.4:1)

3۔ رواں نسبت 3:5 ہے۔ کاروباری اصل 9,00,000 روپے ہے رواں اثاثے اور رواں واجبات کی رقم کا پتہ لگائیے۔

(**جواب:** رواں اثاثے 1,26,000 روپے اور رواں واجبات 36,000 روپے)

4۔ شائن لمیٹیڈ رواں نسبت 4:5:1 اور فوری نسبت 3:1 ہے۔ اگر اسٹاک 36,000 ہے تو رواں واجبات اور رواں اثاثوں کا پتہ لگائیے۔

(جواب: رواں واجبات 1,08,000 روپے، رواں اثاثے 24,000 روپے)

5۔ ایک کمپنی کے رواں واجبات 75,000 روپے ہیں۔ اگر رواں نسبت 4:1 اور نقد نسبت 1:1 ہے تو رواں اثاثوں، نقد اثاثوں اور اسٹاک کی قیمت کا پتہ لگائیے۔

(**جواب:** رواں اثاثے 3,00,000 روپے، نقد اثاثے 75,000 روپے اور اسٹاک 25,000,2 روپے)

6۔ ہونڈا لمیٹیڈ کا اسٹاک 20,000 روپے ہے۔ کل نقد اثاثے 1,00,000 روپے اور فوری نسبت 2:1 تو رواں نسبت کا حساب لگائیے۔

(**جواب:** رواں نسبت 2.4:1)

7۔ مندرجہ ذیل اطلاع کے ذریعے سے قرض ایکوٹی نسبت کا پتہ لگائیے۔

کل اثاثے	15,00,000 روپے
رواں واجبات	6,00,000 روپے
کل قرضے	12,00,000 روپے

(**جواب:** قرض ایکوٹی نسبت 2:1)

8۔ رواں نسبت کا پتہ لگائیے اگر

اسٹاک 6,00,000 روپے، نقد اثاثے 24,00,000 روپے؛ فوری نسبت 2:1 ہے۔

(**جواب:** رواں نسبت 2.5:1)

9۔ مندرجہ ذیل اطلاع سے اسٹاک فروخت نسبت کا شمار کیجیے۔

© NCERT Not to be Republished

خالص فروخت	2,00,000روپے
خام نفع	50,000روپے
اختتامی اسٹاک	60,000روپے
ابتدائی اسٹاک پر اختتامی اسٹاک زائد	20,000روپے

(**جواب:** اسٹاک فروخت نسبت 3 گنا)

10۔ ذیل میں دی گئی معلومات کے ذریعے سے مندرجہ ذیل نسبتوں کا پتہ لگائیں۔

(i) رواں نسبت (ii) ایسڈ ٹیسٹ نسبت (فوری جانچ کا تناسب) (iii) عمل کاری نسبت (iv) خام منافع نسبت

رواں اثاثے	35,000روپے
رواں واجبات	17,500روپے
اسٹاک	15,000روپے
کاروباری (عملی) اخراجات	20,000روپے
فروخت	60,000روپے
فروخت شدہ مال کی لاگت	30,000روپے

(**جواب:** رواں نسبت 2:1 نقد نسبت 1.14:1 عمل کاری نسبت 83.3% خام منافع نسبت 50%)

11۔ نیچے دی گئی اطلاع سے پتہ لگائیے۔

(i) خام منافع نسبت (ii) ذخیرہ فروخت نسبت (iii) رواں نسبت (iv) نقد نسبت (v) خالص منافع نسبت (vi) کاروباری اصل نسبت:

فروخت	25,20,000روپے
خالص منافع	3,60,000روپے
فروخت کی لاگت	19,20,000روپے
طویل المدت قرض	9,00,000روپے
قرض خواہ	2,00,000روپے
اوسط ذخیرہ	8,00,000روپے

© NCERT Not to be Republished

رواں اثاثے	7,60,000روپے
قائم اثاثے	14,40,000روپے
رواں واجبات	6,00,000روپے
ٹیکس اور سود سے قبل خالص منافع	8,00,000روپے

(**جواب:** خام منافع نسبت:23.81ذخیرہ فروخت نسبت 2.4 گنا؛ رواں نسبت 2.6:1 ؛ نقد نسبت 1.1:27؛ خالص منافع نسبت 14.21%؛ کاروباری اصل نسبت 625.2 گنا)

12۔ مندرجہ ذیل اطلاع کے ذریعے سے خام منافع نسبت، کاروباری اصل فروخت نسبت، قرض ایکوٹی نسبت اور مالکانہ نسبت کا پتہ لگائیے۔

اداشدہ سرمایہ	5,00,000روپے
رواں اثاثے	4,00,000روپے
خالص فروخت	10,00,000روپے
13% ڈبنچرز	2,00,000روپے
رواں واجبات	2,80,000روپے
بیچے گئے مال کی لاگت	6,00,000روپے

(**جواب:** خام منافع نسبت 40%؛ کاروباری اصل نسبت 8.33 گنا؛ قرض ایکوٹی نسبت 2:5؛ مالکانہ نسبت 25:49)

© NCERT Not to be Republished

13۔ اسٹاک الٹ پھیر (فروخت) نسبت کا پتہ لگائیے اگر افتتاحی اسٹاک 76,250 اختتامی اسٹاک 98,500 فروخت 5,20,000 فروخت واپسی 20,000 خریداریاں 3,22,250 روپے ہے۔

(**جواب:** اسٹاک الٹ پھیر نسبت 3.43 گنا)

14۔ دیے گئے مندرجہ ذیل اعداد و شمار کی مدد سے اسٹاک الٹ پھیر نسبت کا پتہ لگائیے۔

ابتدا سال میں اندراجات	10,000روپے
اختتام سال میں اندراجات	5,000روپے
مال برداری	2,500روپے
فروخت	50,000روپے
خریداریاں	25,000روپے

(جواب: اسٹاک الٹ پھیر نسبت 4.33 گنا)

15۔ ایک ٹریڈنگ فرم کا اوسط اسٹاک 20,000 روپے (لاگت) ہے۔ اگر اسٹاک الٹ پھیر نسبت 8 گنا ہے اور فرم فروخت پر 20% منافع سے مال بیچتی ہے تو فرم کا منافع دریافت کیجیے۔

(جواب: منافع 40,000 روپے)

16۔ آپ ایک کمپنی کی 2 سال کی مندرجہ ذیل اطلاعات اکٹھا کر سکتے ہیں۔

	2015-16	2016-17
یکم اپریل کو اندراجاتی قرض دار	4,00,000	5,00,000
31 مارچ کو اندراجاتی قرض دار	—	5,60,000
31 مارچ کو کاروباری اسٹاک	6,00,000	9,00,000
فروخت (25% خام منافع پر)	3,00,000	24,00,000

اسٹاک الٹ پھیر نسبت اور قرض دار الٹ پھیر (فروخت) نسبت کا پتہ لگائیے اگر 2004 میں کاروبار میں اسٹاک 2,00,000 روپے بڑھ گیا ہے تو

(جواب: اسٹاک الٹ پھیر نسبت 2.4 گنا، قرض دار الٹ پھیر نسبت 4.53 گنا)

17۔ مندرجہ ذیل تختۂ توازن اور دیگر اطلاعات کے ذریعے درج ذیل نسبتوں کا پتہ لگائیے:

(i) قرض ایکوٹی نسبت (ii) کاروباری اصل فروخت نسبت (iii) قرض دار فروخت نسبت

31 مارچ 2017 کو بیلنس شیٹ

تفصیلات	نوٹ نمبر	روپے
I. ایکوٹی اور واجبات		
1- شیئر ہولڈرز فنڈ		
(a) شیئر ہولڈرز فنڈ		10,00,000
(b) ریزرو اور زائد		9,00,000
2- غیر موجودہ واجبات		12,000
طویل مدتی ادھار		5,00,000

© NCERT not to be Republished

3-موجودہ واجبات	
قابل وصول تجارت	
ٹوٹل	36,00,000
II.اثاثے	
1-غیر موجودہ اثاثے	
-ثابت اثاثے	
-مرئی اثاثے	18,00,000
2-موجودہ اثاثے	
(a)اندراجات	4,00,000
(b) قابل وصول تجارت	9,00,000
(c)نقد اور نقد کے مساوی	5,00,000
ٹوٹل	36,00,000

اضافی معلومات: تشفیلات سے محصول

(**جواب:** ڈبینچر زا کیوٹی تناسب:0.63:1 رواں سرمایہ کے الٹ پھیر کا تناسب 1.39 گنا۔قابل تجارت کے الٹ پھیر کا تناسب 2 گنا۔)

18۔ درج ذیل معلومات کے تناسب کا حساب لگائیں۔

(i)فوری نسبت

(ii)اسٹاک الٹ پھیر نسبت

(iii) سرمایہ کاری پر حاصل (نفع)

(**جواب:** فوری نسبت 7.13؛اسٹاک الٹ پھیر نسبت 74.3 گنا سرمایہ کاری پر حاصل 41.17%)

© NCERT Not to be Republished

19۔ مندرجہ ذیل اعداد وشمار کے ذریعے پتہ لگائیے۔(a) قرض ایکوٹی نسبت (b) کل اثاثوں کی قرض سے نسبت (c) مالکانہ نسبت

ایکوٹی حصہ سرمایہ	75,000روپے
ترجیحی حصہ سرمایہ	25,000روپے
عام محفوظات	50,000روپے
جمع شدہ منافع	30,000روپے
ڈبنچرز	75,000روپے
متفرق قرض خواہ	40,000روپے
غیراداشدہ اخراجات	10,000روپے
ابتدائی اخراجات منسوخ ہونے والے	5,000روپے

(**جواب:** قرض ایکوٹی نسبت 7:3؛ کل اثاثوں کی قرض سے نسبت 1:4؛ مالکانہ نسبت 12:7)

20۔ بیچے گئے مال کی لاگت 1,50,000؛ کاروباری (تعمیلی) اخراجات 60,000روپے؛ فروخت 2,60,000روپے ہے اور فروخت واپسی 10,000 روپے ہے عمل کاری نسبت کا حساب لگائیے۔

(**جواب:** عمل کاری نسبت 84%)

21۔ درج ذیل معلومات کے تناسب کا حساب لگائیں۔

اخراجات/نقصانات	رقم (روپے)	مالیات (آمدنی)/ فائدہ	رقم (روپے)
افتتاحی اسٹاک	50,000	فروخت	50,000
خریداریاں	25,000	اختتامی اسٹاک	7,500
بلاواسطہ اخراجات	2,500		
خام منافع	25,000		
	57,500		57,500
انتظامی اخراجات	7,500	خام منافع	25,000
سود	1,500		
فروخت اخراجات	6,000		
خالص منافع	10,000		
	25,000		25,000

© NCERT Not to be Republished

واجبات	رقم (روپے)	اثاثے	رقم (روپے)
حصہ سرمایہ	50,000	زمین و عمارت	25,000
رواں واجبات	20,000	پلانٹ و مشینری	15,000
نفع نقصان	10,000	اسٹاک	7,500
		متفرق قرض دار	7,500
		قابل وصول ہنڈیاں	6,250
		نقد ہاتھ اور بینک میں	8,750
		فرنیچر	10,000
	80,000		**80,000**

پتہ لگائیں۔ (i) خام منافع نسبت (ii) رواں نسبت؛ (iii) ایسڈ ٹیسٹ نسبت (فوری جانچ کا تناسب) (iv) اسٹاک الٹ پھیر (فروخت) نسبت (v) قائم اثاثے الٹ پھیر تناسب۔

(**جواب:** خام منافع نسبت 50%؛ (ii) چالو (رواں) نسبت 2:3؛ (iii) ایسڈ ٹیسٹ نسبت (فوری جانچ کا تناسب) 1.125:1؛ (iv) اسٹاک الٹ پھیر نسبت 4 گنا؛ (v) قائم اثاثے الٹ پھیر تناسب 1:1)

22۔ مندرجہ ذیل اطلاع کے ذریعے معلوم کریں خام منافع نسبت، اسٹاک الٹ پھیر نسبت اور قرض دار الٹ پھیر نسبت

فروخت	3,00,000 روپے
بیچے گئے مال کی لاگت	2,40,000 روپے
اختتامی اسٹاک	62,000 روپے
خام منافع	60,000 روپے
افتتاحی اسٹاک	58,000 روپے
قرض دار	32,000 روپے

(**جواب:** خام منافع نسبت 20%؛ اسٹاک الٹ پھیر نسبت 4 گنا؛ قرض دار الٹ پھیر نسبت 9.4 گنا)

© NCERT Not to be Republished

پروجیکٹ

پروجیکٹ 1

اپنی پسندیدہ 2 مصنوعاتی کمپنیوں کی ویب سائٹ پر جاکر اس باب میں متعارف کرائی گئی نسبت کا تقابلی مطالعہ کیجیے۔ آپ کے تجزیے میں کم از کم گذشتہ تین سال کا احاطہ ہونا چاہیے۔

پروجیکٹ 2

ریلائنس انڈسٹریز لمیٹڈ کی ویب سائٹ میں جاکر ان کے حالیہ مالیاتی گوشوارے ڈاؤن لوڈ کیجیے اور ان سے پچھلے پانچ برسوں کا نفع مندی نسبت تجزیہ تیار کیجیے۔

جوابات اپنی معلومات کی جانچ کیجیے

اپنی معلومات کی جانچ کیجیے—I

(a) غلط (b) درست (c) درست (d) غلط (e) درست (f) غلط

اپنی معلومات کی جانچ کیجیے—II

(i) d (ii) d b (iii) a (iv) b (v) d (vi)

اپنی معلومات کی جانچ کیجیے—III

c (i) b (ii) b (iii) c (iv) c (v) c (vi)

© NCERT Not to be Republished